WED.8.July.2026
VOLUME:22 NO:160
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

روزنامہ
ناندیڑ
قائم شدہ: مئی Established: May 1994

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
(پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت)

بروزبدھ 8/جولائی 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 160
22/محرم الحرام 1449ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم ۔اے،بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN
JEWELLERS
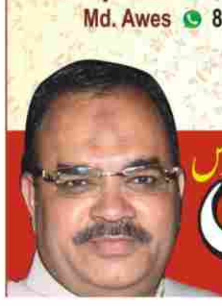
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم

KJ
کنگن جیولرس
الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
KANGAN
JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بناکر دیئے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN
JEWELLERS

مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

انقرہ میں ٹرمپ اور اردوغان کی ملاقات

امریکہ کا ترکی پر عائد پابندیاں ختم کرنے کا اعلان

انقرہ: (ایجنسیز) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ترک صدر رجب طیب اردوغان کے ساتھ ایک مشترکہ پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ 'امریکہ ترکی پر عائد پابندیاں ختم کرنے جا رہا ہے۔' امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ امریکہ ترکی پر سنہ 2020 کے آخر میں عائد کی گئی 'سی اے اے ٹی ایس اے' پابندیاں ختم کر دے گا۔ صدر ٹرمپ نے ترکی کے دارالحکومت انقرہ میں نیٹو سربراہی اجلاس کے موقع پر ترک صدر رجب طیب اردوغان کے ساتھ اعلیٰ سطحی ملاقات کے دوران دونوں ممالک کے تعلقات میں بڑی مثبت پیش رفت کا بھی عندیہ دیا۔ امریکی صدر کے اس اعلان کو امریکہ اور ترکی کے درمیان دفاعی اور سفارتی تعلقات میں بہتری کی جانب ایک اہم قدم قرار دیا جا رہا ہے۔ ترکی کے سرکاری خبر رساں ادارے اناد ولو صدر ٹرمپ نے کہا کہ صدر اردوغان کی قیادت میں ترکی فوجی لحاظ سے 'بہت مضبوط' ہو گیا ہے۔ انھوں نے نیٹو کے حوالے سے اپنی ناراضی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ اتحاد سے 'بہت مایوس' ہیں۔ امریکی صدر نے اشارہ دیا کہ اگر نیٹو سربراہی اجلاس ترکی میں منعقد نہ ہو رہا ہوتا تو شاید وہ اس میں شرکت نہ کرتے۔ دوسری جانب ترک صدر رجب طیب اردوغان نے کہا ہے کہ 'انھیں امید ہے کہ انقرہ میں ہونے والے نیٹو سربراہی اجلاس سے ایف 35 جنگی طیاروں کے معاملے پر 'مثبت فیصلہ' سامنے آئے گا۔ اردوغان نے کہا کہ انقرہ میں صدر ٹرمپ سے ملاقات نے 'ہمیں مثبت طاقت دی ہے' اور انھوں نے اس دورے کی اہمیت پر زور دیا۔ ترک صدر نے کہا کہ ترکی ایران اور امریکہ کے تعلقات کو 'مستحکم بنیادوں' پر استوار کرنے کے لیے کام کر رہا ہے، جبکہ انقرہ عالمی امن کے قیام کے لیے بھی کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے۔ انھوں نے کہا کہ ترکی ایف 35 طیاروں کے معاملے پر امریکہ کی سابقہ یقین دہانیوں کو مثبت انداز میں دیکھتا ہے اور صدر ٹرمپ ہمیشہ اپنے وعدوں پر قائم رہے ہیں۔ ترکی کے سرکاری خبر رساں ادارے انادولو اردوغان نے مزید کہا کہ 'وہ نیٹو سربراہی اجلاس کے موقع پر صدر ٹرمپ کے ساتھ روس اور یوکرین کے درمیان جاری صورتحال پر بھی تبادلہ خیال کریں گے۔' ترک صدر کے مطابق وہ اور ان کے 'عزیز دوست' صدر ٹرمپ نیٹو اجلاس کو غزہ میں امن کے قیام کی کوششوں کے لیے انتہائی اہم سمجھتے ہیں۔ واضح رہے کہ ترکی پر 'سی اے اے ٹی ایس اے' یعنی 'امریکہ کے مخالفین سے نمٹنے کے لیے پابندیوں کے قانون' کے تحت یہ پابندیاں سنہ 2020 میں اس وقت لگائی گئی تھیں کہ جب اس نے روس سے فضائی دفاعی نظام خریدا تھا۔ امریکہ کا موقف تھا کہ روسی نظام کی خریداری نیٹو کے دفاعی نظام اور امریکی جنگی طیاروں کی سلامتی کے لیے خطرہ بن سکتی ہے۔ صدر ٹرمپ نے کہا کہ صدر اردوغان کی قیادت میں ترکی فوجی لحاظ سے 'بہت مضبوط' ہو گیا ہے۔ انھوں نے نیٹو کے حوالے سے اپنی ناراضی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ اتحاد سے 'بہت مایوس' ہیں۔ امریکی صدر نے اشارہ دیا کہ اگر نیٹو سربراہی اجلاس ترکی میں منعقد نہ ہو رہا ہوتا تو شاید وہ اس میں شرکت نہ کرتے۔ نیٹو سربراہی اجلاس میں شرکت کے لیے ترکی جانے والے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ترک صدر رجب طیب اردوغان کے ساتھ ایک پریس کانفرنس میں امریکہ اور ایران کے درمیان محاذ آرائی میں ملک کے کردار کے بارے میں بات کی۔ ٹرمپ نے کہا کہ انقرہ 'ایران اور اس سے متعلق مسائل کو بخوبی جانتا ہے' انھوں نے مزید کہا کہ ترکی نے ایران کے معاملے میں 'بہت موثر' مدد فراہم کی ہے۔ امریکی صدر نے ترکی کو 'بہت طاقتور فوجی ملک' قرار دیا اور اس ملک اور اسرائیل کے درمیان کشیدگی کا ذکر کرتے ہوئے کہا: 'وہ جنگ میں جا سکتے تھے لیکن انھوں نے ایسا نہیں کیا۔ شاید یہ میری وجہ سے تھا۔' ٹرمپ نے ترکی اور امریکہ کے تعلقات کو 'زبردست' قرار دیتے ہوئے کہا کہ ترکی نے ایران کے ساتھ جنگ ختم کرنے کے لیے کام کیا ہے۔ انھوں نے ایران کے ساتھ امریکی محاذ آرائی کے بارے میں کہا: 'یہ جنگ نہیں ہے، یہ ایک فوجی آپریشن ہے، یہ جوہری تخفیف ہے۔' امریکی صدر نے یہ بھی کہا کہ انقرہ اور واشنگٹن ایران کی جوہری صلاحیت کے بارے میں یکساں نظریہ رکھتے ہیں: 'میں نہیں سمجھتا کہ ترکی بھی یہ چاہتا ہے کہ وہ (ایران) جوہری ہتھیار رکھے۔ مجھے اس پر پورا یقین ہے۔'

احمد آباد بم دھماکہ: گجرات ہائی کورٹ سے

38 ملزمین کی پھانسی اور 11 کی عمر قید برقرار

سپریم کورٹ سے رجوع کے بعد جمعیۃ کرے گی

نئی دہلی: گجرات ہائی کورٹ نے احمد آباد بم دھماکہ مقدمہ میں نچلی عدالت کے فیصلے کو برقرار رکھتے ہوئے 38 ملزمین کی پھانسی اور 11 ملزمین کی عمر قید کی سزا کی توثیق کر دی۔ دو رکنی بنچ، جس میں جسٹس اے وائی کوگجے اور جسٹس سمیر دوے شامل تھے، نے تقریباً ایک سال تک روزانہ کی بنیاد پر اپیلوں کی سماعت کے بعد محفوظ فیصلہ سنایا۔ عدالت نے سزا یافتہ ملزمین کی جانب سے دائر اپیلیں مسترد کرتے ہوئے سیشن عدالت کا فیصلہ برقرار رکھا۔ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کی قانونی امداد کمیٹی نے جمعیۃ علماء احمد آباد کے تعاون سے مجموعی طور پر 39 ملزمین کو قانونی امداد فراہم کی۔ یہ تمام ملزمین 2008 سے جیل میں بند ہیں اور ان کی گرفتاریاں مختلف ریاستوں، جن میں اتر پردیش، راجستھان، کیرالہ، کرناٹک، مہاراشٹر اور مدھیہ پردیش شامل ہیں، سے عمل میں آئی ھیں۔ جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی نے فیصلے پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے اسے 'ناقابل یقین اور مایوس کن' قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ تنظیم اس فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کرے گی اور سزا یافتہ افراد کے دفاع کے لیے ملک کے ممتاز فوجداری وکلا کی خدمات حاصل کرے گی۔ ان کا کہنا تھا کہ فوری ترجیح سپریم کورٹ سے پھانسی کی سزاؤں پر حکم امتناعی حاصل کرنا ہے، جس کے لیے وکلا کو ضروری تیاری کی ہدایت دے دی گئی ہے۔ مولانا ارشد مدنی نے کہا کہ ماضی میں بھی کئی ایسے مقدمات سامنے آئے جن میں نچلی عدالتوں اور ہائی کورٹ کے فیصلے سپریم کورٹ میں تبدیل ہوئے۔ انہوں نے اکشردھام مندر حملہ مقدمہ کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ اس کیس میں بھی ابتدائی عدالتوں نے سخت سزائیں سنائی تھیں، لیکن بعد میں سپریم کورٹ نے تمام ملزمین کو بری کر دیا تھا۔ ان کے مطابق اسی طرح دیگر مقدمات میں بھی جمعیۃ علماء ہند کی قانونی پیروی کے نتیجے میں پھانسی کی سزائیں منسوخ یا تبدیل ہوئیں۔ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حلیم اللہ قاسمی نے بھی فیصلے کو چونکا دینے والا قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس کے خلاف سپریم کورٹ سے رجوع کیا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ اس سلسلے میں ملزمین کے اہل خانہ اور وکلا کی مشترکہ نشست جلد منعقد کی جائے گی تاکہ آئندہ قانونی حکمت عملی طے کی جا سکے۔ استغاثہ کے مطابق مقدمہ کے ملزمین پر الزام ہے کہ انہوں نے غیر قانونی طور پر دھماکہ خیز مواد جمع کیا، سلسلہ وار بم دھماکوں کی منصوبہ بندی اور کارروائی میں حصہ لیا، جس کے نتیجے میں 56 افراد ہلاک اور 200 سے زائد زخمی ہوئے۔ ان پر ممنوعہ تنظیم انڈین مجاہدین اور سیمی سے وابستگی اور 2002 کے گودھرا فسادات کا بدلہ لینے کی نیت سے کارروائی کرنے کا بھی الزام عائد کیا گیا تھا۔ یہ مقدمہ ہندوستانی عدالتی تاریخ کے منفرد مقدمات میں شمار کیا جاتا ہے، کیونکہ 35 الگ الگ مقدمات کو یکجا کر کے ایک ہی عدالت میں سماعت کی گئی۔ اس مقدمے کی سماعت تقریباً 13 برس تک جاری رہی، جس دوران 1163 سرکاری اور 8 دفاعی گواہوں کے بیانات قلم بند کیے گئے، جبکہ ایک ملزم وعدہ معاف گواہ بننے کے بعد مقدمے سے بری کر دیا گیا۔

رام مندر عطیات چوری معاملہ: عدالت نے 3 ملزمان کو ایک روز کی پولیس ریمانڈ پر بھیجا

ایودھیا: رام مندر عطیات چوری معاملے کی تحقیقات میں مصروف ایودھیا پولیس کو 3 ملزمان کی ریمانڈ مل گئی ہے۔ عدالت نے اس معاملے میں 3 ملزمان کو ایک دن کی پولیس ریمانڈ پر بھیج دیا ہے۔ پولیس اب تینوں سے پوچھ تاچھ کر کے چوری کی گئی رقم، بینک کھاتوں میں ہوئے لین دین اور دیگر مالیاتی پہلوؤں کی تحقیقات کرے گی۔ عدالت نے جن ملزمان کو پولیس ریمانڈ پر بھیجا ہے، ان میں لوکش مشرا، انوکلپ مشرا اور کرونیش پانڈے شامل ہیں۔ پولیس کا کہنا ہے کہ ملزمان کے بینک اکاؤنٹس سے وابستہ دستاویزات اور مالیاتی لین دین کی چھان بین کے لیے ریمانڈ ضروری تھی۔ تحقیقاتی ایجنسیوں کو شبہ ہے کہ مندر کے چڑھاوا کا کچھ حصہ مختلف سامانوں کی خریداری اور دیگر کاموں میں استعمال کیا گیا ہے۔ ایسے میں بینک ریکارڈ اور ڈیجیٹل لین دین کی جانچ سے معاملے سے جڑے نئے حقائق سامنے آ سکتے ہیں۔ تحقیقات کے دوران پولیس پہلے ہی ملزمان کے پاس سے بڑی مقدار میں نقدی برآمد کر چکی ہے۔ پولیس کے مطابق لوکش مشرا کے پاس سے 25.14 لاکھ روپے، انوکلپ مشرا کے پاس سے 82.16 لاکھ روپے اور کرونیش پانڈے کے پاس سے 07.18 لاکھ روپے نقد برآمد کیے گئے ہیں۔ اب پولیس یہ پتہ لگانے کی کوشش کرے گی کہ اس رقم کا ذریعہ کیا ہے اور اس کا تعلق مبینہ عطیات چوری سے ہے یا نہیں۔

بہار میں نیٹ پیپر لیک کے بعد افسردہ طالبہ

3 دنوں سے تھی لاپتہ، گھر کے قریب کنویں سے لاش برآمد

مونگیر: یہاں کے مفصل تھانہ علاقہ کے کلیان چک گاؤں میں 3 دنوں سے لاپتہ طالبہ کی لاش منگل (7 جولائی) کے روز گھر کے قریب کنویں سے برآمد ہوئی۔ 20 سالہ طالبہ سندھیا کماری نیٹ پیپر لیک کی وجہ سے کافی پریشان تھی۔ اطلاع ملتے ہی مفصل تھانہ پولیس موقع پر پہنچی اور مقامی لوگوں کی مدد سے لاش کو کنویں سے باہر نکال کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیجنے کا عمل شروع کیا۔ طالبہ کے والد دھرم ویر یادو نے بتایا کہ سندھیا ان کی اکلوتی بیٹی تھی۔ سندھیا پڑھائی میں کافی اچھی تھی اور ڈاکٹر بننا چاہتی تھی۔ اسی لیے دو بار نیٹ کا امتحان دے چکی تھی۔ رشتہ داروں کا کہنا ہے کہ دونوں بار نیٹ کا پیپر لیک ہونے کی وجہ سے سندھیا پریشان رہنے لگی تھی۔ ان کا دعویٰ ہے کہ 5 جولائی کی صبح تقریباً 4 بجے وہ رفع حاجت کے لیے گھر سے نکلی تھی اور گھر واپس نہیں لوٹی۔ کافی تلاش کے بعد پولیس کو گمشدگی کی اطلاع دی گئی۔ منگل کے روز گھر کے قریب واقع ایک کنویں میں لاش نظر آنے کے بعد مقامی لوگوں نے پولیس کو خبر دی۔ مفصل تھانہ کے انچارج وپن کمار سنگھ نے بتایا کہ گمشدگی کی شکایت پہلے ہی درج کرائی جا چکی ہے۔ کنویں سے لاش نکال لی گئی ہے۔ رشتہ داروں نے پوچھ تاچھ کے دوران بتایا کہ طالبہ نے مبینہ طور پر خود ہی کنویں میں چھلانگ لگائی ہوگی۔ حالانکہ موت کی اصل وجہ کا پتہ پوسٹ مارٹم رپورٹ اور پولیس کی تفتیش کے بعد ہی لگ سکے گا۔ طالبہ کے والدین نیٹ امتحان کے بعد پیدا صورت حال کو ہی اس موت کا ذمہ دار ٹھہرا رہے ہیں، لیکن فوری طور پر کچھ بھی کہنا جلد بازی ہوگی۔ پولیس کا بھی یہی کہنا ہے کہ پہلے پوسٹ مارٹم رپورٹ آ جائے، پھر آگے کی کارروائی کی جائے گی۔

رام مندر چندہ تنازعہ: کانگریس کی ملک گیر احتجاجی مہم

کئی ریاستوں میں پیدل اور ستیہ گرہ

نئی دہلی: کانگریس نے ایودھیا کے رام مندر میں چندے اور چڑھاوے کی مبینہ خرد برد کے معاملے پر ملک گیر احتجاجی مہم کا آغاز کرتے ہوئے اتر پردیش، مہاراشٹر، ہماچل پردیش اور دیگر ریاستوں میں پیدل یاترا، ستیہ گرہ اور احتجاجی مارچ نکالے۔ پارٹی نے الزام لگایا کہ رام بھکتوں کے عطیات میں مالی بے ضابطگیاں ہوئی ہیں اور اس معاملے کی غیر جانبدارانہ اور شفاف جانچ کرائی جانی چاہیے۔ اتر پردیش میں ریاستی کانگریس صدر اجے رائے کی ہدایت پر مظفر نگر، میرٹھ، مراد آباد، ایودھیا، گورکھپور، متھرا، آگرہ، جھانسی، رائے بریلی، کانپور دیہات، بلند شہر، بجنور، ہاپوڑ، امروہہ، رام پور، سنبھل، لکھیم پور، الہ آباد گنگا پار سمیت متعدد اضلاع میں ضلع اور شہر کانگریس کمیٹیوں نے 'سدبدھی پدیاترا' نکالی۔ اتر پردیش کانگریس نے کہا کہ اقتدار کے تحفظ میں پروان چڑھنے والی بدعنوانی کے خلاف عوامی غصہ سڑکوں پر نظر آیا اور مذہبی عقیدت کو کمائی کا ذریعہ بنانے والوں کو بے نقاب کرنا ضروری ہے۔ مہاراشٹر میں ریاستی کانگریس صدر ہرش وردھن سپکال نے ناسک کے تاریخی کالارام مندر سے 'رگھوپتی راگھو راجا رام ستیہ گرہ' کا آغاز کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ رام مندر میں نقد عطیات، سونا، چاندی اور دیگر قیمتی اشیا میں خرد برد ہوئی ہے۔ سپکال نے کہا کہ خصوصی تحقیقاتی ٹیم کی جانچ حقیقت سامنے لانے کے بجائے معاملے پر پردہ ڈالنے کی کوشش معلوم ہوتی ہے، اس لیے سپریم کورٹ کے موجودہ جج کی نگرانی میں آزادانہ جانچ کرائی جائے۔

سری لنکا: جیل میں قیدیوں کے خونی تصادم میں اب تک 27 ہلاک، 100 سے زائد زخمی

نیگومبو: سری لنکا کے نیگومبو جیل میں ہوئے خونی تصادم میں مرنے والوں کی تعداد منگل (7 جولائی) کو 27 ہو گئی۔ اس درمیان افسران نے دعویٰ کیا ہے ہے صورتحال پر قابو پا لیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ تصادم کے دوران محفوظ باہر نکالے گئے تقریباً 700 قیدیوں میں کئی غیر ملکی بھی شامل ہیں۔ افسران کے مطابق حکومت نے واقعے کی تحقیقات اور آئندہ اس نوعیت کے تشدد کی روک تھام کے لیے تجاویز پیش کرنے کی غرض سے سپریم کورٹ کے ایک ریٹائرڈ جج کی سربراہی میں تین رکنی کمیٹی تشکیل دینے کا اعلان کیا ہے۔ ہندی نیوز پورٹل 'اے بی پی نیوز' کی خبر کے مطابق جیل کے ترجمان اے سی گجنا یکے نے بتایا کہ اتوار کو قیدیوں کے 2 گروپوں کے درمیان شروع ہونے والا تصادم پیر کو جیل سے بھاگنے کی کوشش میں تبدیل ہو گیا۔ ناشتہ پروسے جانے کے دوران قیدیوں نے جیل افسران پر حملہ کر دیا تھا۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ اس کے بعد ہوئی گولی باری میں جیل کے 7 افسران اور 19 قیدی مارے گئے جبکہ کئی لوگ زخمی ہو گئے۔ ساتھ ہی انہوں نے بتایا کہ منگل کی صبح ایک اور شخص کی موت ہونے کے سبب اموات کی مجموعی تعداد بڑھ کر 27 ہو گئی۔ صحت کے حکام نے بتایا کہ 100 سے زائد قیدیوں اور جیل افسران کو نیگومبو اسپتال میں داخل کرایا گیا، جن میں سے کچھ کو بعد میں کولمبو کے نیشنل اسپتال میں منتقل کر دیا گیا۔ ساتھ ہی انہوں نے بتایا کہ کم از کم 10 لوگوں کی ایمرجنسی سرجری کرنے کی ضرورت پڑی ہے۔ جیل امور کے نگراں وزیر ہرشا نانائیکارا نے پارلیمنٹ کو بتایا کہ تحقیقات کے بعد ہی ان خامیوں کا پتہ چلے گا جن کی وجہ سے یہ تشدد ہوا۔ اپوزیشن رکن پارلیمنٹ پی پریرا نے بحران سے نمٹنے کے وزیر کے طریقۂ کار پر سخت تنقید کی۔ انہوں نے نامہ نگاروں سے کہا کہ ''جب حالات بگڑ رہے تھے تو انہوں نے صورتحال کو قابو میں کرنے کے لیے کچھ نہیں کیا، وہ ناکام رہے۔'' اپوزیشن نے پارلیمنٹ کے اسپیکر کو خط لکھ کر اس واقعہ پر فوری بحث کا مطالبہ کیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ افسران نے منگل کو ایک بدنام زمانہ مجرم کٹو ویلے گوڈا اسریش کو سخت سکیورٹی والی بوسا جیل میں منتقل کر دیا۔

غیر مجاز کالونیوں کو بلا معاوضہ باقاعدہ کیا جائے

موجودہ اسکیم ناکام: ڈاکٹر نریش کمار

نئی دہلی: دہلی کانگریس کے سینئر ترجمان ڈاکٹر نریش کمار نے دہلی کے لیفٹیننٹ گورنر ترنجیت سنگھ سندھو کو ایک میمورنڈم پیش کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ قومی راجدھانی کی تمام 1511 غیر مجاز کالونیوں کو کسی بھی قسم کی فیس وصول کیے بغیر باقاعدہ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ پردھان منتری اَن آتھورائزڈ کالونیز اِن دہلی آواس یوجنا (پی ایم-اُدے) اسکیم ایک مرتبہ پھر اپنے مقصد کے حصول میں ناکام ثابت ہوئی ہے۔ ڈاکٹر نریش کمار نے کہا کہ ذرائع ابلاغ کی اطلاعات کے مطابق اپریل 2026 میں اسکیم دوبارہ شروع کیے جانے کے بعد اب تک صرف 10 سے 20 درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ ان کے مطابق اسی صورت حال کے پیش نظر میونسپل کارپوریشن نے دہلی ترقیاتی اتھارٹی کو اسکیم کے تحت مقررہ فیس میں کمی کرنے کی سفارش کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت یہ تاثر دے رہی ہے کہ وہ لوگوں کو ملکیت کے حقوق فراہم کر رہی ہے، جبکہ ان غیر مجاز کالونیوں میں رہنے والے بیشتر افراد پہلے ہی اپنے پلاٹوں کے قانونی خریدار ہیں۔ ان کے بقول اصل مسئلہ ملکیت کے ثبوت کا نہیں بلکہ کالونیوں کو باقاعدہ بنانے اور وہاں رہنے والے شہریوں کو سڑک، پانی، نکاسیٔ آب، بجلی اور دیگر بنیادی شہری سہولیات فراہم کرنے کا ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ اسکیم عوام کے لیے مہنگی اور پیچیدہ کاغذی کارروائی کا باعث بن گئی ہے۔ ڈاکٹر نریش کمار نے اطلاعات کے حق کے قانون کے تحت حاصل کی گئی معلومات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ 16 فروری 1977 کو اُس وقت کی کانگریس حکومت نے ''جیسی ہے، جہاں ہے'' کی بنیاد پر غیر مجاز کالونیوں کو بلا معاوضہ باقاعدہ بنانے کی پالیسی اختیار کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ اس فیصلے کے تحت پانچ سو سڑسٹھ غیر مجاز کالونیوں کو باقاعدہ بنانے کا عمل شروع کیا گیا اور اکتوبر 1993 تک ان تمام کالونیوں کو باقاعدہ کر دیا گیا۔ انہوں نے لیفٹیننٹ گورنر سے مطالبہ کیا کہ اسی پالیسی کو دوبارہ نافذ کرتے ہوئے دہلی کی تمام 1511 غیر مجاز کالونیوں کو بغیر کسی مالی بوجھ کے باقاعدہ کیا جائے۔ ان کے مطابق اس فیصلے سے لاکھوں شہریوں کو قانونی تحفظ ملے گا اور انہیں مجاز کالونیوں کی طرح بنیادی شہری سہولیات بھی دستیاب ہو سکیں گی۔ ڈاکٹر نریش کمار نے کہا کہ غیر مجاز کالونیوں کے رہائشی کئی دہائیوں سے مستقل حل کے منتظر ہیں، اس لیے حکومت کو چاہیے کہ وہ مہنگی اور پیچیدہ اسکیموں کے بجائے عوامی مفاد کو ترجیح دیتے ہوئے ان کالونیوں کو بلا معاوضہ باقاعدہ بنانے کا فیصلہ کرے تاکہ دہلی کے لاکھوں شہریوں کو اس دیرینہ مسئلے سے مستقل نجات مل سکے۔

'میری زندگی ایک کھلی کتاب کی طرح رہی ہے'، ٹرسٹ سے استعفیٰ منظور ہونے کے اگلے روز چمپت رائے کا پہلا ردعمل

ایودھیا: رام مندر عطیات چوری معاملے میں 'شری رام جنم بھومی تیرتھ کشیتر ٹرسٹ' کے جنرل سکریٹری کے عہدے سے استعفیٰ دینے کے بعد چمپت رائے نے پہلی بار ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ چمپت رائے نے شری رام چرت مانس کی چوپائی 'دھیرج دھرم متر اور ناری، آپد کال پرکھی اہی چاری' کے کیپشن کے ساتھ اپنے آفیشل 'ایکس' ہینڈل پر ایک خط شیئر کیا ہے۔ چمپت رائے نے خط میں لکھا کہ ''گزشتہ 7 جون 2026 سے شری رام جنم بھومی مندر کے احاطے کے 'دان پاتر' (عطیات کے بکسوں) کی گنتی کے وقت ہوئی مبینہ چوری کو لے کر طرح طرح کی بحثیں چل رہی ہیں۔ ذاتی طور پر مجھ پر بھی کئی بے بنیاد الزامات لگائے گئے ہیں۔ میں نے خاموشی اختیار کر لی ہے۔'' انہوں نے مزید لکھا کہ ''6 جولائی کو ہوئی مندر ٹرسٹ کی میٹنگ میں ایس آئی ٹی کی ابتدائی رپورٹ پیش کی گئی، جو اب پبلک ہو چکی ہے، جبکہ یہ پہلے انتہائی خفیہ تھی۔'' ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ ''میں آپ سب کو یقین دلاتا ہوں کہ ایس آئی ٹی کی حتمی رپورٹ آنے کے بعد پھیلائے جا رہے تمام نکات پر مرحلہ وار اپنا جواب دوں گا اور پورا سچ سامنے آ جائے گا۔'' چمپت رائے نے اپنے طویل عوامی زندگی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ''مجھے تنظیم نے 1991 میں ایودھیا بھیجا تھا۔ میں گزشتہ 45 برسوں سے پرچارک ہوں۔ جہاں جہاں بھی رہا ہوں، میری زندگی ایک کھلی کتاب کی طرح رہی ہے۔ سبھی کو احترام کے ساتھ نمن۔'' واضح رہے کہ چمپت رائے کا یہ بیان 'شری رام جنم بھومی تیرتھ چھیتر ٹرسٹ' کی جانب سے عطیات چوری تنازعہ کے درمیان ان کا استعفیٰ قبول کیے جانے کے ایک روز بعد آیا ہے۔ ٹرسٹ نے چمپت رائے کے ساتھ ساتھ انل مشرا کا استعفیٰ بھی قبول کر لیا تھا۔ وہ رام مندر ٹرسٹ میں ٹرسٹی تھے، جبکہ چمپت رائے جنرل سکریٹری کے عہدے پر فائز تھے۔ چمپت رائے کی جگہ کرشن موہن کو رام مندر ٹرسٹ کا عبوری جنرل سکریٹری مقرر کیا گیا ہے۔ نئے جنرل سکریٹری کا انتخاب ہونے تک وہ اس عہدے پر برقرار رہیں گے۔ ساتھ ہی ٹرسٹ نے ایودھیا میں رام مندر کے روزمرہ کے کام کاج کی نگرانی کے لیے ایک چیف ایگزیکٹو آفیسر (سی ای او) مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ سی ای او کے انتخاب کے لیے ٹرسٹ نے ایک 3 رکنی سرچ کمیٹی تشکیل دی ہے،

وقف بورڈ میں دو غیر مسلم اراکین کی تقرری پر احتجاج

کانگریس نے بھی فیصلہ پر اٹھایا سوال

بھوپال: مدھیہ پردیش حکومت کی جانب سے ریاستی وقف بورڈ میں دو غیر مسلم اراکین کی تقرری کے بعد سیاسی اور سماجی سطح پر تنازعہ کھڑا ہو گیا ہے۔ ریاستی حکومت نے وقف ترمیمی قانون 2025 کے تحت وقف بورڈ کی تشکیل نو کرتے ہوئے اندور کے منوج مالپانی اور ضلع گنا کے راگھوگڑھ کے رہنے والے انیمیش بھارگو کو رکن نامزد کیا ہے، جبکہ سنور پٹیل کو دوسری مرتبہ مدھیہ پردیش وقف بورڈ کا چیئرمین مقرر کیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ ڈاکٹر موہن یادو نے دعویٰ کیا ہے کہ مدھیہ پردیش نئے قانون کے مطابق وقف بورڈ تشکیل دینے والی ملک کی پہلی ریاست بن گئی ہے۔ تاہم اس فیصلے کے فوراً بعد مسلم تنظیموں نے سخت اعتراض ظاہر کیا۔ ریاستی راجدھانی بھوپال میں آل انڈیا مسلم تہوار کمیٹی کے بینر تلے بڑی تعداد میں لوگوں نے احتجاج کیا اور حکومت کے خلاف نعرے لگائے۔ مظاہرین کا کہنا تھا کہ وقف مسلم برادری کی مذہبی اور سماجی امانت ہے، اس لیے اس کے انتظام میں غیر مسلم اراکین کی شمولیت مناسب نہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت فوری طور پر اپنا فیصلہ واپس لے، بصورت دیگر ریاست بھر میں احتجاجی تحریک چلائی جائے گی۔ بی بی سی کے مطابق آل انڈیا مسلم تہوار کمیٹی کے سرپرست شمس الحسن نے کہا کہ اگر حکومت وقف بورڈ میں ماہر افراد کو شامل کرنا چاہتی تھی تو مسلم برادری میں ریٹائرڈ آئی اے ایس اور آئی پی ایس افسران، ڈاکٹروں، انجینئروں اور دیگر اہل افراد کی کوئی کمی نہیں تھی۔ ان کا کہنا تھا کہ مسلم برادری نے کبھی ایودھیا، سومناتھ یا متھرا جیسے ہندو مذہبی اداروں کے انتظام میں نمائندگی کا مطالبہ نہیں کیا، پھر وقف بورڈ میں غیر مسلم اراکین کو شامل کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ نئے قانون کے نافذ ہوتے ہی جلد بازی میں بورڈ تشکیل دے دیا گیا۔ اس معاملے پر کانگریس نے بھی حکومت کو نشانہ بنایا ہے۔ بھوپال مدھیہ حلقے سے کانگریس کے رکن اسمبلی عارف مسعود نے پریس کانفرنس میں کہا کہ وقف ترمیمی قانون کی آئینی حیثیت پہلے ہی سپریم کورٹ میں زیر سماعت ہے، اس لیے حکومت کو جلد بازی میں وقف بورڈ تشکیل نہیں دینا چاہیے تھا۔ ان کا الزام تھا کہ بورڈ کی تشکیل میں قانونی ضابطوں کی بھی مکمل پابندی نہیں کی گئی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ قانون میں دیگر برادریوں کے دو نمائندوں کی گنجائش ہے، جبکہ حکومت نے تین غیر مسلم نمائندوں کو شامل کیا ہے۔ عارف مسعود نے اعلان کیا کہ وہ اس معاملے میں سپریم کورٹ سے رجوع کریں گے۔ دوسری جانب حکومت کا کہنا ہے کہ نئی تشکیل سے وقف بورڈ کے انتظام میں شفافیت اور جواب دہی بڑھے گی۔ غیر مسلم رکن انیمیش بھارگو، جو پہلے بھارتیہ جنتا پارٹی کے میڈیا پینلسٹ رہ چکے ہیں، نے کہا کہ ان کی کوشش ہوگی کہ وقف املاک کے بہتر انتظام، وسائل کے موثر استعمال اور بورڈ کی آمدنی میں اضافہ کیا جائے۔ منوج مالپانی، جو راشٹریہ سویم سیوک سنگھ سے وابستہ ہیں، کا کہنا ہے کہ نئے نظام سے فیصلہ سازی زیادہ متوازن اور موثر ہوگی۔ اس فیصلے کا بعض ہندو تنظیموں نے خیر مقدم بھی کیا ہے۔ شری ہندو اتسو سمیتی اور سنسکرتی بچاؤ منچ کے صدر چندر شیکھر تیواری نے کہا کہ غیر مسلم اراکین کی شمولیت سے وقف بورڈ کی کارکردگی میں شفافیت آئے گی اور وقف جائیدادوں کے انتظام میں جواب دہی مضبوط ہوگی۔ ادھر وقف ترمیمی قانون 2025 کی آئینی حیثیت کو چیلنج کرنے والی متعدد عرضیاں سپریم کورٹ میں زیر سماعت ہیں۔ سماعت کے دوران عدالت عظمیٰ نے مرکزی حکومت سے یہ سوال بھی کیا تھا کہ اگر وقف بورڈ میں غیر مسلم اراکین شامل کیے جا سکتے ہیں تو کیا مستقبل میں [illegible]

MADINATUL ULOOM HIGH SCHOOL NANDED

مدینۃ العلوم ہائی اسکول، ناندیڑ

(اطلاع برائے وظیفہ یاب اساتذہ، ریٹائرڈ اساتذہ)

تعلیمی سال 2026-27 میں جماعت پنجم تا ہشتم کے لیے عارضی ضرورت کے پیش نظر، اہل اور تجربہ کار وظیفہ یاب اساتذہ (ریٹائرڈ اساتذہ) اعزازی بنیاد پر تدریسی خدمات انجام دینے کے خواہش مند ہوں، وہ مورخہ 8 جولائی 2026 تا 11 جولائی 2026 صبح 10:00 بجے تا شام 4:00 بجے تک دفتر صدر معلمہ، مدینۃ العلوم ہائی اسکول سے رجوع کریں۔

صدر معلمہ
مدینۃ العلوم ہائی اسکول، ناندیڑ

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN
JEWELLERS
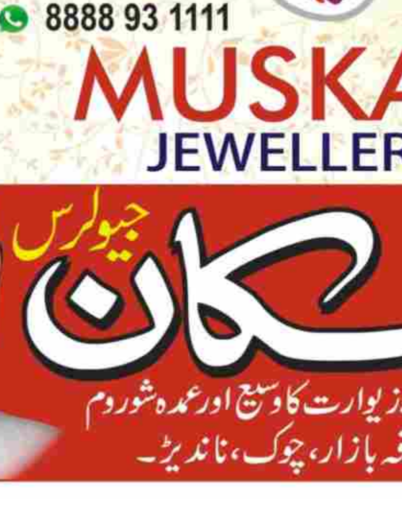
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

Wednesday
08 July 2026

(2)

روزنامہ
ورقِ تازہ

نقشِ سخن

(ادبی صفحہ)

ترتیب وتزئین: اسماک آرٹس اینڈ گرافکس (ناندیڑ)

قلی قطب شاہ کی شاعری: تہذیبی، ادبی اور فنی جہتیں

ثمرین شفیق احمد، مالیگاؤں
ریسرچ اسکالر، ایس پی پی یونیورسٹی، پونے

اردو زبان کی جائے پیدائش اور مولد کے سلسلہ میں ماہرین لسانیات میں گرچہ اختلاف ہے۔ بعض کا نظریہ ہے کہ وادی سندھ میں زبان اردو نے آنکھ کھولی، تو کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ دہلی کے مضافات میں اردو نے جنم لیا۔ چند ایسے بھی ماہرین لسانیات ہیں جن کا اصرار ہے کہ گہوارہ دکن میں اردو نے سب سے پہلے سانسیں لیں، لیکن اکثر وبیشتر ماہرین لسانیات اس بات پر متفق ہیں کہ گیسوئے اردو، دکن کے ادبی حلقوں میں آراستہ و پیراستہ ہوئے۔ دکنی عوام نے اسے بول چال کا سلیقہ عطا کیا، شاہانِ دکن نے اپنے درباروں کی جبین نیاز پر اردو کا جھومر لگایا، حکام نے فرامین و احکامات صادر کرنے کا ذریعہ بنایا، اور کمانڈروں نے میدان جنگ کی سیر کرائی۔ زبان اردو دکنی کی آبیاری میں دکنی شعراء و ادباء کے کارنامے شہاب ثاقب کے مانند ہیں جن کی چمک ٹوٹنے کے بعد بھی باقی رہتی ہے۔ اردو نظم و نثر دونوں صنفوں کے بال و پر دکن میں ہی نکلے، دونوں نے دکن ہی کے آسمانِ نیلگوں میں قوتِ پرواز پیدا کی، پھر دھیرے دھیرے ہندوستاں کے دیگر علاقوں کا بھی رخ کیا۔ لیکن یہاں پر صرف شعرائے دکن بلکہ صرف قلی قطب شاہ کی شاعری کے امتیازی پہلوؤں کو اجاگر کرنا مقصود ہے، اس لئے اب سلسلہ کلام دراز نہ کرکے قلی قطب شاہ پر توجہ مرکوز کرنا زیادہ مناسب رہے گا۔ محمد قلی قطب شاہ کی شخصیت کی سب سے بڑی خوبی ان کی ہمہ گیریت تھی۔ قلی قطب شاہ ایک طرف سریر آرائے سلطنت تھا، میدان جنگ میں جاتا تھا، امور سلطنت انجام دیتا تھا، تو دوسری طرف علم وفن کا دلدادہ تھا، شعر و شاعری سے شغف رکھتا تھا، زبان و بیان کی باریکیوں سے واقف تھا، یعنی رزم و بزم اور صلح و جنگ کی کٹھالی سے تپ کر نکلا تھا۔ اسی وجہ سے گولکنڈہ کا سب سے مشہور فرماروا ہونے کے ساتھ ساتھ اردو کا پہلا صاحب دیوان شاعر بھی تھا، جس کے بنا پر رام بابو سکسینہ کا قلم اس حد تک لکھنے پر مجبور ہوا ہے:

"قلی قطب شاہ پہلے شخص ہیں جن کا کلامِ اردو مجموعی صورت میں موجود ہے۔ ان کی زبان میں کافی ترقی اور پختگی پائی جاتی ہے ممکن ہے اس سے بھی پیشتر کچھ لوگ گذرے ہوں جنھوں نے اشعار کہے ہوں مگر ان کے کلام کا اس وقت تک کہیں پتہ نہیں ملا۔ کچھ مذہبی مثنویاں قطب شاہ سے پیشتر کی موجود ہیں، مگر وہ کسی معنی میں ادبی تصنیفات نہیں کہی جاسکتیں۔ قطب شاہ ہی کا کلام اب تک ایسا کلام کہا جاسکتا ہے جس میں ایک ادبی شان موجود ہے، انھوں نے سب سے پیشتر فارسی کے تتبع میں شعر کہے اور ایک دیوان بہ ترتیب حروف تہجی جمع کیا اور یہ سہرا اب تک عدم تحقیق کی وجہ سے ولی کے سر تھا۔"

(رام بابو سکسینہ، تاریخ ادب اردو ص:57-58)

قلی قطب شاہ کی شاعری محض روایتی مضامین کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ اس میں ایک نئی دنیا سانس لیتی محسوس ہوتی ہے۔ رام بابو سکسینہ مزید لکھتے ہیں:

"علاوہ متعارف مضامین کے ان کے کلام میں قابل تعریف بات یہ ہے کہ اصلیت اور جدت ہے، اور بعض مقامی دلچسپیوں کو بھی انھوں نے قلم بند کیا ہے، فارسی کے وہ پورے متبع نہیں کیونکہ ان کے کلام میں ہندی کا بھی بہت بڑا اثر پایا جاتا ہے ہندی الفاظ اور ترکیبیں، ہندی استعارے اور تشبیہیں، مہند فارسی الفاظ، خدا کی تعریف ٹھیٹ بھاشا میں ہندو سورماؤں اور بہادروں اور ہندوستان کی روایت کا ذکر، اظہار عشق عورت کی جانب سے مرد کے واسطے، جو ہندی شاعری کے لئے مخصوص ہے۔ یہ سب باتیں ان کے کلام کی خصوصیات ہیں، معشوق سے طریقہ خطابت جو بعد میں الٹ گیا ان کے یہاں صحیح طریقہ پر پایا جاتا ہے اس کے ساتھ فارسی کا اتباع بھی نظرانداز نہیں کیا گیا، کیونکہ قواعد نظمِ الفاظ، محاورات، ترکیبیں، مضامین تشبیہات اکثر ان کے کلام میں موجود ہیں۔ وہ اپنی قابلیت کا اظہار نہیں کرتے اور فارسی عربی الفاظ کو اسی طرح استعمال کرتے ہیں جیسے روز مرہ میں مشہور عام ہیں اس سے کہ وہ لغوی طریقہ پر صحیح ہو یا غلط۔ فی الحال چونکہ وہ قدیم زبان متروک ہوگئی ہے اور لوگوں کو اس میں کوئی لطف نہیں آتا اس لئے ان کا کلام دلچسپی سے نہیں پڑھا جاتا مگر جب نظر و تحقیق وسیع ہوگی تو ان کے کلام کی قدر کی جائے گی۔"

مختصراً یہ کہ قلی قطب شاہ ان لوگوں میں ہیں جنھوں نے سب سے پہلے اپنے کلام کی تدوین کی اور اردو کو ایسا وسیع کیا کہ آئندہ وہ ایک ادبی زبان بننے کے قابل ہوگئی۔ انھوں نے ایک ایسے ادبی شعر کی بنیاد رکھی جس کے پیرو اور مختتم میرؔ و سوداؔ، انیسؔ و دبیرؔ، ذوقؔ و غالبؔ وغیرہ ہوئے۔ قلی قطب شاہ کی شاعری میں مقامی دکنی تہذیب اور فارسی روایت کا ایک حسین امتزاج ملتا ہے۔ بقول پروفیسر نورالحسن نقوی:

"مقامی تہذیب نے قلی قطب شاہ کو بہت متاثر کیا۔ ہندو کلچر کے اثرات اس کی زندگی اور شاعری میں جا بجا نظر آتے ہیں مگر وہ فارسی شاعری اور اس کی روایت سے اچھی طرح واقف ہے فارسی کے شعری سرمائے سے اس نے فائدہ اٹھایا اور فارسی سے تشبیہات و استعارات مستعار لئے لیکن ساتھ ہی ہندی کے نرم وشیریں الفاظ سے اس نے اپنے کلام کو دلکش بنایا۔ اسی امتزاج یعنی فارسی اور ہندی کے شیر وشکر ہوجانے سے اس کے کلام میں ایک خاص ادبی شان پیدا ہوگئی ہے۔"

(تاریخ ادب اردو ص:72)

اس نے نہ صرف عید، شب برات اور میلاد النبیؐ پر نظمیں لکھیں بلکہ بسنت، دیوالی اور ہولی جیسے ہندوستانی تہواروں پر بھی اتنی ہی محبت سے قلم اٹھایا۔ قلی قطب شاہ کی شاعری میں حسن وعشق کا بیان انتہائی جاندار اور بھرپور ہے۔ وہ محض تخیلاتی محبوب کی بات نہیں کرتا بلکہ اس کا محبوب گوشت پوست کا انسان ہے۔

قلی قطب شاہ کا شعری سرمایہ نہ صرف وسیع ہے بلکہ زبان کے ارتقاء کا بھی مظہر ہے۔ نصیرالدین ہاشمی اپنی کتاب "دکن میں اردو" میں رقم طراز ہیں:

"سلاطین قطب شاہیہ میں سلطان محمد قلی، محمد عبداللہ اور تانا شاہ ہر ایک باکمال شاعر تھا سلطان محمد قلی کی کلیات کتب خانہ آصفیہ میں موجود ہے۔"

(دکن میں اردو، ص:16)

اس کی شاعری کی مقدار اور معیار دونوں اسے اپنے ہم عصروں میں ممتاز کرتے ہیں۔ آغا محمد باقر نے لکھا ہے:

"وہ عمدہ خوش نویس ہونے کے علاوہ ایک اچھا شاعر بھی تھا۔ اس کا کلام دکنی، تلنگی اور فارسی میں موجود ہے۔ فارسی میں قطب شاہ تخلص کرتا تھا اس نے پچاس ہزار سے زیادہ شعر کہے ہیں۔ سادگی اور شیرینی اس کے کلام کا جوہر ہے، تصوف اور عاشقانہ رنگ میں اشعار کہتا تھا، مرصع نگاری اور مناظر قدرت کی بنیادیں اسی نے رکھی تھی جن کو سوداؔ اور نظیرؔ اکبر آبادی نے تکمیل کو پہنچایا۔"

(تاریخ نظم ونثر، ص:34)

مذکورہ بالا اقوال کی روشنی میں اردو شاعری کی تاریخ میں قلی قطب شاہ کی اہمیت و منزلت پوری طرح واضح ہوجاتی ہے۔ لہٰذا اب ان کے کلام کا ایک نمونہ پیش کر دینا بہتر رہے گا تاکہ وہ اس مضمون کا نگینہ بن جائے۔

پیا باج پیالہ پیا جائے نا
پیا باج یک تل جیا جائے نا
قطب شہہ نہ دے مجھ دِوانے کو پند
دِوانے کو کچ پند دیا جائے نا

اور فارسی اثرات کا نمونہ:

شعر تیرا دُرّ گوہر معانی سب کو
شعر حافظ کے سرا و پر رہے تاج پرویز

اسی طرح کے اشعار کو دیکھتے ہوئے مولانا عبدالحق نے لکھا ہے:

"محمد قلی قطب شاہ کا کلام چار سو برس پہلے کا ہے لیکن موجودہ زمانے کی عشقیہ شاعری کو سامنے رکھ کر دیکھا جائے تو پتہ چلے گا کہ صرف زبان میں تھوڑا سا فرق ہے ورنہ وہی باتیں، وہی بحریں، وہی مضمون اور وہی طرز ادا۔" ماخوذ از تاریخ ادب اردو پروفیسر نورالحسن نقوی ص ۷۲)

محمد قلی قطب شاہ کی شخصیت ایک عوام دوست اور عادل بادشاہ کی تھی، جسے تعمیرات اور شہر کی منظم منصوبہ بندی سے والہانہ لگاؤ تھا۔ وہ نہ صرف علم وادب کے قدردان تھے بلکہ خود بھی ایک بہترین لکھاری اور شاعر تھے۔ انہوں نے عربی اور فارسی جیسی علمی زبانوں کے ساتھ ساتھ مقامی زبان 'تلنگی' کی بھی بھرپور سرپرستی کی اور خود اس میں طبع آزمائی کی۔ دکن کی مشترکہ تہذیب کو پروان چڑھانے کے لیے وہ مقامی میلوں اور تہواروں میں باقاعدگی سے شریک ہوتے تھے۔ اسی جذبے کے تحت انہوں نے دکنی زبان میں شاعری کا آغاز کیا اور ایک مکمل دیوان مرتب کیا جس میں حمد، منقبت، غزلیں،

نظمیں اور رباعیاں شامل ہیں۔ اردو ادب کی تاریخ میں محمد قلی کی شاعری ایک روشن مینار کی حیثیت رکھتی ہے۔ انہوں نے اس روایت کو توڑا جس میں شاعری صرف مذہبی عقیدت تک محدود تھی؛ انہوں نے بیباکی سے اپنے قلبی واردات اور ذاتی تجربات کو شاعری کا حصہ بنایا۔ ان کے کلام میں عشق وعاشقی، پھل پھول، باغات اور سماجی رسم و رواج کے تذکرے ملتے ہیں جو ایک خوش باش اور زندگی سے بھرپور بادشاہ کی عکاسی کرتے ہیں۔ اس کے باوجود ان کے دیوان میں مذہبی عقیدت پر مبنی نوحے اور مرثیے بھی موجود ہیں۔ دکنی زبان کے پس منظر پر بات کی جائے تو 1525ء میں بہمنی سلطنت کے زوال اور پانچ حصوں میں تقسیم کے بعد، بیجاپور اور گولکنڈہ جیسی ریاستوں نے تقریباً ڈھائی سو سال تک اس زبان کی آبیاری کی، یہاں تک کہ اسے ایک اہم علاقائی و قومی زبان کا درجہ مل گیا۔ اس زبان کا وجود ان سیاسی اور سماجی تغیرات کا مرہونِ منت ہے جن کے سبب شمالی ہند سے لوگ بڑی تعداد میں جنوب کی طرف منتقل ہوئے۔ ان نقل مکانیوں میں پہلا اہم واقعہ 1294ء میں علاؤالدین خلجی کی دکن (مہاراشٹر، آندھرا، کرناٹک) پر چڑھائی تھی اور دوسرا واقعہ 1327ء میں محمد بن تغلق کا اپنا دارالحکومت دہلی سے دولت آباد منتقل کرنا تھا۔ ان ہجرتوں اور عوامی اختلاط کے نتیجے میں دکنی زبان کے ڈھانچے میں پنجابی زبان کے اثرات اور نحوی ساخت شامل ہوگئی، جبکہ مقامی زبانوں جیسے مراٹھی اور تلنگی کے الفاظ بھی اس میں گھل مل گئے۔ آج دکنی زبان بظاہر اجنبی اور غیر جاذب محسوس ہوتی ہے کیونکہ اس کا اسی فیصد ذخیرہ الفاظ اب متروک ہو چکا ہے، اور اردو کے طالب علموں کو اسے ایک نئی غیر ملکی زبان کی طرح سیکھنا پڑتا ہے۔ تاہم، چونکہ اردو کی اصل بنیاد یہی ہے اور اس میں فکر وخیال کی جو نایاب بلندیاں موجود ہیں، اس لیے اس کا مطالعہ ناگزیر ہے۔

قلی قطب شاہ نے سراپا نگاری، مناظر فطرت کی منظر کشی، ہندوستانی و مقامی تہواروں کی منظر کشی، اور ہندوستانی سورماؤں کے کارناموں کا بیان جس بہترین انداز پر کیا ہے، اس نے آئندہ نسلوں کے شعراء کے لئے صرف رہنمائی کا کام نہیں کیا، بلکہ ان کے لئے مشعل راہ ثابت ہوا۔ جس کی وجہ سے اردو کے تمام شعراء قلی قطب شاہ کے زیرِ بار احسان ہیں۔ یہی چیز قلی قطب شاہ کی شاعری کی عظمت کے لئے کافی ہے کہ اس نے اردو شاعری کو ایک نئی سمت، نیا آہنگ اور نیا اعتماد بخشا۔

☆☆☆☆☆

نظامت کی۔۔۔

از: ڈاکٹر جاوید کمال

ہم نے کال بیل سے ابھی اپنا ہاتھ ہٹایا بھی نہ تھا کہ دروازہ دھڑام سے کھل گیا اور چنو بھائی ہمارے سامنے کھڑے تھے۔ چہرہ پر غیظ وغضب کے کالے بادل چھائے ہوئے تھے۔ ہم نے انہیں بڑی محبت اور ادب سے سلام کیا۔ وہ جواب دیئے بغیر ایک طرف ہو گئے اور بڑے ہی کرخت لہجے میں کہا "اندر آجاؤ"۔ ہم چنو بھائی کے اس جنگلی جانوروں جیسے موڈ کو دیکھ کر ڈر سے گئے اور ہمیں لگا کہ وہ ہمیں اندر لے جا کر چیر پھاڑ دیں گے۔ ہم ڈرتے ڈرتے اُن کے دیوان خانہ میں داخل ہو گئے اور سوچ ہی رہے تھے کہ کس صوفہ پر بیٹھیں۔ انہوں نے خوفناک آواز میں حکم دیا "صوفوں کو کیا گھور رہے ہو، یہاں بیٹھو"۔ انہوں نے حکم دیا اور ہم ان کی بتائی ہوئی جگہ پر بیٹھ کیا گئے بلکہ خود کو صوفہ کے حوالے کر دیا۔ ہمیں بٹھا کر چنو بھائی اندر چلے گئے اور موقع غنیمت جان کر ہم نے لمبی لمبی سانسیں جو اب تک روک رکھی تھیں لینی شروع کر دیں اور خود کو آنے والے کسی بھی ناگہانی صورت حال کے لیے تیار کرنے لگے۔ چنو بھائی ہاتھوں میں ٹھنڈے پانی کی بوتل اور دو گلاس لے آئے اور پانی گلاس میں ڈال کر ہماری طرف بڑھایا۔ ہم نے فوراً ہی گلاس لے کر اپنے منہ سے لگایا اور ایک ہی سانس میں پورا پانی حلق میں انڈیل لیا۔ شاید ہمیں اس کی شدید ضرورت بھی تھی۔ "اور دوں پانی۔؟" چنو بھائی نے نرم لہجے میں سوال کیا۔ ہم اُن کے بدلے ہوئے لہجے کو سن کر پھر چونک گئے۔ ان کے نرم لہجے کو دیکھ کر ہماری ہمت لوٹ آئی ہم نے ڈرتے ڈرتے پوچھا "چنو بھائی کیا بات ہے آپ کا موڈ بہت خراب لگ رہا ہے۔" "یہ سب تمہاری وجہ سے ہے" پھر چنو بھائی کا موڈ جنگلی جانوروں جیسا چیر پھاڑ والا ہوگیا۔

ہم...... ہم نے کیا کیا؟ ہماری زبان کسی آبِ انگور پینے والے کی طرح لڑکھڑانے لگی۔ "تم ہی نے تو سفارش کی تھی کہ پڑھے لکھے لوگ ہیں۔ وہ ایک کتاب کی رسم اجراء کرنا چاہتے ہیں، انہیں ایک ناظم جلسہ کی ضرورت ہے اور تم نے میرا نام لے لیا اور مجھے مجبور کر دیا کہ میں اس پروگرام کی نظامت کے فرائض انجام دوں۔" ہاں...... ہاں ہم نے غلط تو نہیں کہا نا؟ آپ بلاشبہ ایک اچھے ناظم ہیں اور وہ لوگ پڑھے لکھے ہیں۔ لوگوں نے اس پروگرام کی نظامت کی تعریف بھی کی۔ "نظامت کی......"! اس سے پہلے کہ چنو بھائی اپنا جملہ مکمل کرتے ہم نے اپنا ہاتھ ان کے منہ پر رکھ دیا۔ چنو بھائی ہوا کیا یہ تو بتایئے۔ اتنے ناراض کیوں ہیں آپ؟" مجھے پھنسا کر خود گول ہو گئے۔ پروگرام میں تم شریک ہوتے تو خود دیکھتے پڑھے لکھے لوگوں کی جہالت......" چنو بھائی دراصل ہمارے ایک پڑوسی کا انتقال ہوگیا تھا۔ جنازہ میں شرکت کرنا ضروری تھا، اسی لیے ہم نہیں آسکے، معافی چاہتے ہیں۔ انتقال اور جنازہ کا نام سن کر چنو بھائی یکدم نارمل ہو گئے اور اِناللہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ افسوس ظاہر کیا اور ہم سے معافی بھی مانگی۔ پھر فوراً اندر گئے۔ ٹرے میں عثمانیہ بسکٹ اور چائے لیے واپس آئے۔ ہم سمجھ گئے کہ اب چنو بھائی پوری طرح انسان بلکہ اچھے انسان بن گئے ہیں۔ ہم دونوں نے چائے ختم کی۔ پھر ہم نے بلاخوف وخطر چنو بھائی سے پوچھا۔ آخر ہوا کیا تھا؟ چنو بھائی پیالی ٹیبل پر [illegible]

شروع ہوجائے گا اور مجھے ساڑھے چھ بجے ٹھیک ہال میں موجود رہنا ہے۔ میں سوا چھ بجے ہی ہال پر پہنچ گیا یہ سوچ کر کہ انتظامات میں بھی کچھ ہاتھ بٹا دوں گا۔ کیونکہ تم نے کہا تھا کہ ان لوگوں کو ادبی تقاریب کا تجربہ نہیں ہے"۔ ہاں صحیح کہا تھا۔ ہم نے اپنی بات کی تصدیق کرنی چاہی۔ چنو بھائی کی آواز پھر تیز ہوگئی۔ "لیکن یہ نہیں کہا تھا کہ تجربہ کے ساتھ اخلاق بھی نہیں ہیں۔ بداخلاق لوگ" چنو بھائی بڑبڑانے لگے۔ ہم نے بھی بڑبڑانے والے لہجے میں حیرت کا اظہار کیا۔ وہ لوگ بد اخلاق تو نہیں ہیں؟ "نہایت بداخلاق ہیں۔ چنو بھائی نے الفاظ چبا چبا کر کہا۔ لیکن چنو بھائی ایسا کیا ہوگیا؟ ہمیں بتایئے تو سہی۔" پہلے تو وہ لوگ ایک گھنٹہ دیر سے آئے اور میں پاگلوں کی طرح بیٹھا ہال کی کرسیوں کو گھورتا رہا جو خالی پڑی تھیں۔" "اوہ! اچھا ایک گھنٹہ دیر سے آئے۔ عجیب لوگ ہیں اور آپ کو ایک گھنٹہ پہلے ہی بلوالیا۔ ہم نے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔" اور تو اور آتے ہی وہ محترمہ نے حکم صادر کر دیا کہ میں پروگرام شروع ہونے سے قبل قریب کی ہوٹل سے شرکاء کے لیے چائے لے آؤں"۔ کیا میں اُن کا نوکر ہوں......؟" ارے ارے چنو بھائی غلطی سے کہہ دیا ہوگا۔ آپ کو تو صرف نظامت کرنی تھی...... ہم نے وضاحت کی۔ "نظامت کی......"! ہم نے پھر چنو بھائی کے منہ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ پھر کیا ہوا چنو بھائی۔؟" میں اپنا غصہ ضبط کر کے ہوٹل سے چائے لے آیا، یہ سوچ کر کہ تم نے کہا تھا کہ انہیں تجربہ نہیں ہے۔ خیر بات یہاں تک ہی ہوتی تو قابل برداشت تھی۔" اچھا آگے بھی کچھ کہا اُن لوگوں نے۔؟ ہم نے شرمندگی سے سوال کیا۔ ہمیں افسوس ہو رہا تھا کہ ہم نے کیوں چنو بھائی کو نظامت کرنے کے لیے کہا۔ چنو بھائی انتہائی سادہ لوح، ملنسار اور با اخلاق آدمی تھے۔ ایک اچھے ناظم تقریب تھے۔ اتنے اچھے کہ بعض تقاریب میں اُن کی نظامت کے سواء ہر چیز پھیکی پڑ جاتی۔ شعراء سے زیادہ دادا نہیں ملتی، مہمانوں کی تقاریر سے زیادہ اُن کی خوبصورت زبان اور دلکش انداز نظامت کی واہ واہ ہوتی۔ شرکاء ان کے ساتھ فوٹو کھینچوانے میں فخر محسوس کرتے۔ اس سب کے باوجود وہ خود دار بھی تھے، کسی کی ٹیڑھی نگاہ بھی اُن کے وجود کو جھنجوڑ کر رکھ دیتی۔ پتہ نہیں لوگ ایسے سیدھے سادے اور قابل آدمیوں کا استحصال کیوں کرتے ہیں؟ چنو بھائی بتایا نہیں آپ نے...... ہم نے اپنے خیالات کے تسلسل کو توڑتے ہوئے پھر پوچھا...... "میرے پاس موجود مہمانوں کی فہرست کے حساب سے میں نے اسٹیج پر کرسیاں ڈلوادیں اور کچھ فاصلہ پر اپنے لیے بھی ایک کرسی رکھوادی۔" چنو بھائی نے اپنی انتظامی صلاحیت کالوہا منوانا چاہا۔ ہاں ٹھیک ہی تو کیا آپ نے۔ ہم نے ان کی تعریف کی۔ صاحب کتاب نے وہ کرسی وہاں سے یہ کہہ کر ہٹوادی کہ "آپ اسٹیج پر سب کے ساتھ نہیں بیٹھ سکتے۔" "کیا ناظم جلسہ ہال کے دروازے پر پہرہ دینے کے لیے ہوتا ہے؟" چنو بھائی بھڑک گئے۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ؟ ایسا کہا انہوں نے؟ ہمیں اُن لوگوں کے رویہ سے اب تکلیف اور شرمندگی محسوس ہو رہی تھی۔ چنو بھائی ہمارے مخلص دوست تھے۔ اُن کی بے عزتی کو ہم اپنی بے عزتی تصور کرنے لگے۔ کاغذات اُن کے منہ پر پھینک کر چلے کیوں نہیں آئے آپ؟ ہم نے احتجاجاً کہا۔ ہمیں چنو بھائی کا غصہ واجبی لگ رہا تھا۔ "صرف تمہاری صورت سے میں سب کچھ برداشت کرتا رہا۔" چنو بھائی میں اُن لوگوں کے غلط برتاؤ پر [illegible] ایسا سلوک نہ کرسکیں۔

میں بار بار پہلی رو سے اُٹھ کر مائیک پر جاتا اور اناؤنسمنٹ کے بعد پھر آکر بیٹھ جاتا۔ شرکاء نے بھی یہ بات شدت سے محسوس کی کہ میرے ساتھ توہین آمیز برتاؤ روا رکھا گیا ہے۔" "افسوس" میں صرف اتنا ہی کہہ سکا۔ "اور تو اور مہمان خصوصی کے طور پر کئی ٹٹ پنجیے قسم کے لوگوں کو مدعو کیا گیا تھا، میں ناظم تقریب کے فرائض کے طور پر مناسب الفاظ میں اُن کی پذیرائی کر ہی رہا تھا لیکن خاتون ہر دو منٹ بعد میرے پاس آتیں اور کان میں باری باری اُن کی تعریفوں کے پُل باندھنے کی ہدایتیں دیتیں۔ اُن کی ہدایتیں سن کر میرے کان پک گئے۔ اور ان کا اس طرح میرے چہرے کے قریب اپنے ہونٹ لے آنا لوگوں کو ناگوار گزر رہا تھا اور مجھے شرمندگی کا احساس ہو رہا تھا"۔ یہ کہتے کہتے چنو بھائی کے چہرے پر ایک عجیب سا تاثر اُبھر آیا۔ اور ہم اپنی ہنسی ضبط نہیں کر سکے۔ زور دار قہقہہ لگایا اور کہا "ارے چنو بھائی آپ بھی اُن کے کان میں کوئی فلمی مکالمہ بول دیتے تو حساب برابر ہو جاتا اور دوبارہ وہ آپ کے قریب نہیں آتیں۔ ہم اپنی ہنسی پر قابو نہیں رکھ پا رہے تھے۔" "تمہیں ہنسی آ رہی ہے؟" چنو بھائی نے اپنی شکایات جاری رکھیں۔ "بدتمیز لوگ کئی گلدستے اور شالیں جو بچ گئیں تھیں، اپنے ساتھ گھر واپس لے گئے۔ چاہتے تو بحیثیت ناظم میری شال پوشی و گلپوشی کر سکتے تھے"۔ چنو بھائی نے بڑی مایوسی کے ساتھ کہا۔ کرنا بھی چاہیے تھا۔ پروگرام کا پورا بوجھ آپ پر ڈال دیا۔ آپ نے اپنی دلکش نظامت سے پروگرام کو کامیابی سے ہمکنار کیا اور آپ ہی کے ساتھ احسان فراموشی کی۔ ہم نے افسوس کے ساتھ کہا۔ "پروگرام ختم ہونے کے بعد اپنے ڈرائیور کے ہاتھوں ایک حقیر سی رقم لفافے میں رکھ کر بھجوادی اور خود بغیر شکریہ ادا کئے گھر روانہ ہو گئے۔ چھچھورے لوگ! انہیں ادبی کہلانے کا کوئی حق نہیں پہنچتا اور نہ ادب کو ان جیسے بے ادب لوگوں کی ضرورت ہے۔ مجھے اڈّے کا بھوئی سمجھ لیا گیا میں پیسوں کے لیے نظامت کرتا ہوں؟ کیا میں نے نظامت کے لیے اُن سے کوئی معاوضہ طلب کیا تھا؟" کل کا اخبار دیکھنا۔ میرے کہے ہوئے خوبصورت فقرے اور کتاب کے بارے میں دوران نظامت میرے خوبصورت تبصراتی جملوں کو کسی اور کے ساتھ منسلک کر دیا جائے گا اور اس میں لکھ دیا جائے گا کہ چنو بھائی نے نظامت کی۔ بس۔" چنو بھائی بھڑاس نکال رہے تھے اور ہم خاموش بیٹھے اُن لوگوں کے رویہ پر افسوس کا اظہار کر رہے تھے۔ ہم نے چنو بھائی کا ہاتھ تھام لیا اور اس واقعہ کو بھول جانے کا مشورہ دیا۔ اور خود معافی چاہنے لگے۔ چنو بھائی نے اپنا دوسرا ہاتھ ہمارے ہاتھ پر رکھ کر کہا کہ "تمہیں معافی چاہنے کی ضرورت نہیں کیوں کہ تمہیں خود بھی اُن کے مزاج یا فطرت کا اندازہ نہیں رہا ہوگا" اور حق بات بھی یہی تھی ورنہ ہم چنو بھائی کو ایسے لوگوں سے متعارف نہیں کرواتے۔

چنو بھائی کا پارہ پوری طرح اتر چکا تھا۔ "چائے کا ایک دور اور ہو جائے" یہ کہتے ہوئے وہ اندر گئے اور چائے لے آئے۔ اب ہم دونوں کا موڈ نارمل ہو چکا تھا۔ ہمیں مذاق سوجھا۔ ہم نے چنو بھائی کو ستانے کی غرض سے کہا کہ 24 تاریخ کو ادبی پروگرام ہونے والا ہے اور اس پروگرام کی نظامت کے لیے میں نے آپ کے نام کی سفارش کر دی ہے۔ چنو بھائی نے جھٹ سے اپنا منہ کھولا۔ نظامت کی......! ہم نے اپنا ہاتھ چنو بھائی کے منہ پر رکھ دیا اور زور زور سے قہقہہ لگایا اور چنو بھائی بھی اس قہقہہ میں ہمارے ساتھ شامل ہو گئے۔

☆☆☆

ربکَ الی النحل

از: صوفی حکیم عثمان جوہری

واقعہ ہے بڑا نحلۃ العسل میں
جذبِ تقطیر گل عکس ہے وصل میں
شہد ہے ایک تحفہ بہشت بریں
سورہ نحل جاری ہوئی شکل میں
جس کی ترتیب اور فکر کی بات کیا
گلستانوں کی عظمت نباتات کیا
ہے یہ تعریف قرآن ہے روبرو
رمزِ رحمٰن کے وہ وجوہات کیا
اس کی ملت کا عالم نظر بند ہے
جس کی تحقیق پرواز ہرچند ہے
خوبیوں سے ہیں لبریز ہر اک ادا
تخمِ ریحاں کا تریاق اسپند ہے
ہے امیر محبت کی تحریک یہ
ان کے امراء و وزراء کی تکنیک یہ
پاسداری کے احکام پر باعمل
ہے نگاہوں کے عالم میں تشکیک یہ
پاک مخلوق ان کی غذا پاک ہے
دامن کوہ بھی ان کی املاک ہے
ہر شجر ہر ڈگر گل کی پہچان ہے
ان کا چال و چلن کتنا بے باک ہے
چاشنی نحل روحِ مقدس شفا
جسم و جاں کے لیے ہے مکمل دوا
کام اس کا بڑا قلب خفقان تک
روک سکتی نہیں ان کو کوئی ہوا
عقل حیران ہے دیکھ چارہ گری
ان سے سیکھے کوئی نظم کی ہمسری
ان سے بہتر نظامت کہاں اور ہے
ان کی خوئے انا قوم کی رہبری
ان کی فطرت محبت سے لبریز ہے
شمس کی جان ہے رمز تبریز ہے
ہے نصیحت بھری ان کی موجودگی
یہ بہارِ بدخشاں ہے پرویز ہے
نحل آواز ہے حسنِ فرمان میں
شہد کرتی ہیں یہ جمع احسان میں
سورہ نحل عثماں ہے وصفِ خدا
کیا فضیلت ہے اور ذکر قرآن میں

غزل

از: بلال انور، اورنگ آباد

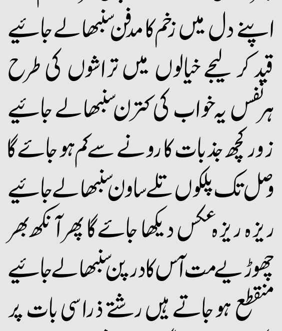

ٹوٹ کر بکھریں نہیں، الجھن سنبھالے جایئے
زندگی ہے کانچ کا برتن سنبھالے جایئے
پھر نہ کوئی درد پھونکے جان مردہ جسم میں
اپنے دل میں زخم کا مدفن سنبھالے جایئے
قید کر لیجے خیالوں میں تراشوں کی طرح
ہر نفس یہ خواب کی کترن سنبھالے جایئے
زور کچھ جذبات کا رونے سے کم ہو جائے گا
[illegible]

غزل

از: محمد اختر خان

سرکار اگر عدل کے اطوار میں آئے
ممکن ہے سکوں شہر کے آثار میں آئے
اقوام کی حرمت کا تقاضا بھی یہی ہے
پرواز کی خاطر بھی رفتار میں آئے
دیوار انا آپ گرائیں تو یقیناً
انکار بھی اقرار کے اظہار میں آئے
اخبار میں چھپنے سے فضیلت نہیں ملتی
بہتر ہے صداقت ترے کردار میں آئے
اشعار میں تاثیر اسی وقت ہے اختر
جب سوز جگر آپ کی گفتار میں آئے

☆☆☆☆☆

پیاسی آنکھیں (افسانہ)

از۔ عظمیٰ یزدانی، گجری بازار کامٹی ضلع۔ ناگپور

بارش کا موسم، بجلی کڑکنے پر دھڑکتا ہوا دل، سرد ہوائیں اور بتی کا گل ہو جانا۔۔۔۔ آج پھر سکینہ کے گھر کی لائٹ گل ہو گئی۔ اتنی زور کی آندھی اور دن میں رات سا اندھیرا کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ دکھائی دیتا ہو۔ اچانک دروازے پر کسی کی دستک ہوئی۔

سکینہ کی ماں جو کہ چارپائی پر لیٹی ہوئی تھی، بیٹی کو پکارنے لگی۔ "سکّو۔۔۔! اری او سکو۔۔۔!!" ذرا ادھر آ تو سہی، دروازے پر کون مُوا دستک دے رہا ہے۔۔۔"؟ شاید ہماری پڑوسن رانو ہو۔۔۔؟ اندھیرے میں کچھ نظر نہ آنے کے باوجود بھی سکینہ بڑے ہی آرام سے دروازہ کھولنے گئی۔ اسے ایک شخص کی موجودگی کا احساس ہوا جو راستہ بھٹک چکا تھا۔

سکینہ نوجوان سے مخاطب ہوئی؛" کہیے۔"" میں آپ کی کیا مدد کر سکتی ہوں"۔۔۔؟ سکینہ کی آواز سن کر نوجوان تھوڑا بے چین ہوگیا۔ سکینہ کا چہرہ اندھیرے میں اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے ٹٹولنے کی کوشش کرنے لگا۔ سکینہ کی آواز کی مٹھاس اس نوجوان کو اس کی طرف مائل کر رہی تھی۔

نوجوان کو ہوش ہی کہاں تھا کہ وہ راستہ پوچھنے آیا تھا۔

سکینہ دوبارہ نوجوان سے مخاطب ہوئی۔" آپ کو کس سے ملنا ہے"؟ نوجوان اپنے خیالوں کی دنیا سے باہر آیا اور کہنے لگا" دراصل میں راستہ بھول گیا ہوں اور جس کاغذ پر پتہ لکھا ہوا تھا وہ بھی اس کم بخت بارش کی وجہ سے پوری طرح بھیگ چکا ہے"۔

سکینہ کو بڑا افسوس ہوا "اوہو۔۔!"" اب کیا کیا جائے۔؟؟ کم بخت یہ بارش۔۔!" نوجوان سکینہ سے کہنے لگا" کوئی بات نہیں، میں چلتا ہوں۔۔۔! ہوسکتا ہے جس سے میں ملنے آیا ہوں وہ مجھے راستے میں پہچان لے یا میں۔۔۔! نوجوان نے اپنی بات پوری بھی نہیں کی تھی کہ سکینہ کی ماں باہر آ گئی اور نوجوان کی بات کاٹتے ہوئے کہنے لگی" ارے نہیں، نہیں بیٹا اتنی بارش میں کہاں جاؤ گے۔۔۔۔! ذرا بارش رک جانے دو پھر چلے جانا۔"

زہرہ بی کے کافی اصرار کرنے پر نوجوان انکار نہیں کر سکا اور رُک گیا۔ زہرہ بی نے سکینہ کو چائے بنانے کے لئے کہا تو نوجوان انکار کرنے لگا، جس پر وہ بگڑ کر کہنے لگیں" کیوں بیٹا غیروں کے گھر کا پانی نہیں چلتا کیا۔۔۔؟؟ نوجوان کہتا ہے" نہیں اماں۔۔۔! ایسی بات نہیں ہے"۔ زہرہ بی نے کہا،" لو کر لو بات، اماں بھی کہتے ہو اور انکار بھی کرتے ہو۔۔۔!!! زہرہ بی نے سکینہ سے کہا "اری تو کیوں بت بنی کھڑی ہے، جا چائے ناشتے کا انتظام کر۔"

یُوں تو سکینہ بڑی گم صم اور شرمیلے مزاج کی لڑکی تھی۔ مگر آج پتہ نہیں کیوں اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ ادھر سکینہ چائے بنانے میں مصروف تھی اور اُدھر زہرہ بی نوجوان سے گفتگو کر رہی تھیں۔ "بیٹا تمہارا نام نہیں بتاؤ گے۔۔۔؟ یا اس پر بھی انکار ہے۔۔!"

نوجوان مسکرانے لگا، نہیں اماں۔ نام بتانے میں انکار کیسا۔! مجھے سلمان کہتے ہیں" زہرہ بی سلمان کو چھیڑتے ہوئے کہنے لگیں" وہ فلموں والا کیا۔۔؟" سلمان ہنس پڑا" نہیں اماں میرا نام شیخ سلمان ہے۔"

اچھا! اچھا! شادی وغیرہ ہو گئی۔۔؟" نہیں ابھی نہیں" سکینہ چائے بنا کر لے آئی اور سلمان کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئی۔ سلمان چراغ کی روشنی میں ہی سکینہ کو نہارنے لگا

"" اُف۔۔۔! یہ لہجے کی نرمی یوں آنکھوں کا بار بار جھک جانا،

[illegible]

3
روزنامہ
ورق تازہ
ریاستی۔قومی
दैनिक वरक-ए-ताजा
08 July 2026

مشہور صاحب قلم ثناء اللہ ثناؔ دوگھروی کی تصنیف

’’کتابوں کے ساتھ‘‘ تبصرہ نگاری کے فن میں قابل قدر اضافہ: میرا مطالعہ

مولانا ڈاکٹر ابوالکلام قاسمی شمسی

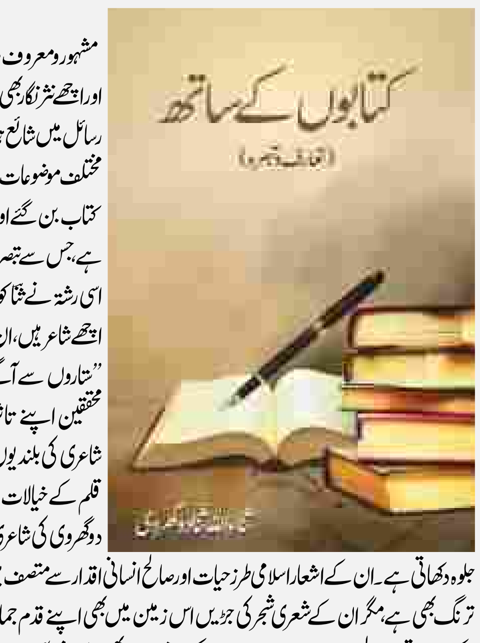

مشہور و معروف صاحب قلم ثناء اللہ ثناؔ دوگھروی نوجوان قلمکار ہیں، وہ اچھے شاعر بھی ہیں اور اچھے نثر نگار بھی۔ تبصرہ نگاری ان کا پسندیدہ موضوع ہے، موصوف کے تبصرے اخبار اور رسائل میں شائع ہوتے رہتے ہیں اور قارئین شوق سے ان کے تبصرے کو پڑھتے ہیں۔ مختلف موضوعات کی کتابوں پر ان کے تبصرے اتنے شائع ہوئے ہیں کہ وہ تبصرے کتاب بن گئے اور کتابی شکل میں شائع کر دیئے گئے، جس کا نام بھی ’’کتابوں کے ساتھ‘‘ ہے، جس سے تبصرہ نگار کی کتابوں کے ساتھ تعلق کی نشاندہی ہوتی ہے۔ کتابوں کے ساتھ اسی رشتہ نے ثناؔ کو تبصرہ نگاری کے فن میں اہم مقام پر پہنچا دیا ہے۔ ثناء اللہ ثناؔ دوگھروی اچھے شاعر ہیں، ان کے کئی شعری مجموعے شائع ہو چکے ہیں، ان میں ’’اڑان سے آگے‘‘، ’’ستاروں سے آگے‘‘، ’’متاعِ تشنگی‘‘ وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ ان کے اشعار پر بہت سے محققین اپنے تاثرات پیش کر چکے ہیں، جس سے ان کے شعری مجموعے اور ان کی شاعری کی بلندیوں کا اندازہ ہوتا ہے۔ موقع کی مناسبت سے ان کے اشعار پر چند اہل قلم کے خیالات پیش کئے جا رہے ہیں۔ ڈاکٹر محسن رضا رضوی تحریر کرتے ہیں: ’’ثناؔ دوگھروی کی شاعری سے گزرتے ہوئے اردو کی دیرینہ شعری روایات کی پاسداری بھی اپنا جلوہ دکھاتی ہے۔ ان کے اشعار اسلامی طرز حیات اور صالح انسانی اقدار سے متصف ہیں۔ کہیں کہیں غزل کے گھسے پٹے موضوعات ضرور ہیں، جہاں رومانی ترنگ بھی ہے، مگر ان کے شعری شجر کی جڑیں اس زمین میں بھی اپنے قدم جمانے میں مصروف ہیں جنہیں ’ایمانیات‘ کا نام بھی دیا جا سکتا ہے۔ ان کے یہاں قلندرانہ طبیعت اور بے نیازانہ زیست کرنے کا انداز بھی غالب نظر آتا ہے۔‘‘ (’’اڑان سے آگے‘‘ ص: ۱۴)

ڈاکٹر توقیر عالم توقیر تحریر کرتے ہیں: ’’ثناؔ دوگھروی اپنے عہد سے وابستہ شاعر ہیں۔ ان کے یہاں تخیل اور تصور کار فرمائی کم، اپنے گرد و پیش کے حالات سے آگاہی کا عکس زیادہ نمایاں ہے۔ یہ آگاہی تجربات سے حاصل نہیں ہوئی، بلکہ مشاہداتی ہے۔ شاعر عام آدمی سے زیادہ حساس ہوتا ہے۔ اس کی حس مستقبل کے پردے چاک کر کے بھی بہت کچھ لیتی ہے۔ اس کو دیکھنے کا یہ عمل اسے ژرف بیں بھی بناتا ہے۔ اس کے باوجود کہ ثناؔ دوگھروی کے یہاں ژرف بینی کی مثالیں کم ہی ملیں گی لیکن خارجی کیفیات کا مشاہدہ وہ اس گہرائی سے کرتے ہیں کہ قاری خود اس کے اندر اترتا ہوا محسوس کرنے لگتا ہے، حالانکہ معنی کا یہ ایک رخ ہوتا ہے جو شاعر کا متعین کردہ ہوتا ہے۔ ثناؔ صاحب سے ابھی بہت کچھ امیدیں ہیں۔‘‘ (’’اڑان سے آگے‘‘ ص ۲۷-۲۶) جہاں تک ان کے نثر نگاری کی بات ہے، تو وہ نثر نگاری میں بھی مہارت رکھتے ہیں۔ ان کی تحریر سلاست، معنویت، پرکشش، نیز وہ اپنے موضوع پر محیط ہوتی ہے، جس کے پڑھنے سے قارئین اکتاتے نہیں، بلکہ آگے کی تلاش میں اختتام تک پہنچ جاتے ہیں، اس کی شہادت کے لئے ان کی تازہ تصنیف ’’کتابوں کے ساتھ‘‘ ہے، جس کا میں نے مطالعہ کیا ہے۔ ’’کتابوں کے ساتھ‘‘ ثناء اللہ ثناؔ دوگھروی کی تازہ تصنیف ہے، میں نے اس کتاب کا مطالعہ کیا، اس میں مختلف مشاہیر اہل قلم کی کتابوں پر تبصرے ہیں، اس کتاب کو مصنف نے حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دیا ہے۔ اس کتاب میں ۱۰۵ / کتابوں پر تبصرے ہیں، یہ تبصرے ملک کے مشاہیر اہل قلم کی کتابوں پر ہیں۔ یہ تبصرے ملک کے مختلف اخبار، رسائل اور جرائد میں شائع ہو چکے ہیں، جن کو کتابی شکل دی گئی ہے۔ کتاب کے آخر میں مشہور ادیب ڈاکٹر عطا عابدی کا تاثراتی مضمون ’’ثناؔ کے تبصرے اور مصنف کا تعارف‘‘ ہے۔ اس طرح کتاب ۲۷۲ / صفحات پر مشتمل ہے۔ کتاب کی ابتداء اپنی بات سے ہوتی ہے۔ یہ مصنف کا پیش لفظ ہے، اس میں مصنف نے تبصرہ نگار اور تبصرہ نگاری کے فن سے اپنی دلچسپی اور تبصرہ نگاری کے فن کی نزاکتوں پر تفصیلی بحث کی ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے اپنے حالات زندگی کو بھی پیش کیا کہ وہ یہاں تک کس طرح پہنچے، قطرہ میں یہ خوبی ہوتی ہے کہ قطرہ فوراً گہر نہیں ہو جاتا، بلکہ قطرہ کو گہر ہونے کے لئے مختلف مراحل سے گذرنا پڑتا ہے۔ اسی طرح ثناء اللہ ثناؔ کی زندگی ہے جو گرم و سرد کا مزہ چکھ کر پختہ ہوئی ہے، جس کا مظاہرہ ان کی شاعری میں بھی اور اس کے نثر سے نمایاں ہے۔

’’اپنی بات‘‘ میں مصنف نے پہلے تبصرہ کیا ہے، اس کی وضاحت کی ہے، پھر تبصرہ نگاری کے فن اور اس کی نزاکتوں کو سمجھنے کے لئے مولانا جہاں یعقوب کی تحریر کو پیش کیا ہے، مولانا موصوف کی تحریر ملاحظہ ہو: ’’تبصرہ نگاری ایک فن ہے، جس کے اپنے اصول و ضوابط اور تقاضے ہیں۔ تبصرہ نگاری اردو ادب کی جدید ترین اصناف میں سے ایک ہے، جس کے ذریعے کسی کتاب کے بارے میں بنیادی معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔ اردو میں اگرچہ تنقید کی طرح تبصرہ بھی جدید ترین صنف ہے مگر اس کی ایک توانا روایت رہی ہے۔‘‘ (’’کتابوں کے ساتھ‘‘ ص: ۱۵) وہ مزید تحریر کرتے ہیں: تارا چرن رستوگی نے اپنی کتاب ’’تنقید و تبصرے‘‘ میں تبصرہ نگاری کے متعلق اس انداز میں اظہار خیال کیا ہے، ملاحظہ ہو۔ ’’مصنف کا موقف کیا ہے؟ کلیدی بات کیا ہے جس کا ابلاغ مصنف کے پیش نظر ہے۔ کتاب میں کتنے ابواب ہیں۔ جہاں تک ممکن ہو ہر باب کا مرکزی خیال کرتے ہوئے پوری کتاب کی تلخیص پیش کر دینی چاہئے۔ مزید برآں زیر تبصرہ موضوع سے متعلقہ دیگر معلومات جن کا تبصرہ نگار کو علم ہو اشارتاً قارئین کو فراہم کر دی جائیں، تو تبصرہ بہتر سطح کا تصور کیا جائے گا۔ تبصرہ نگار کو اپنی رائے پیش کرنے سے گریز تو کرنا چاہئے مگر ناگزیر سے روگردانی کرنا بھی ارتکاب جرم کے مترادف ہوگا۔ نیا موضوع ہے تو اس کو نیا کہنا ہی چاہئے۔ اگر کسی موضوع پر نئے زاویے سے روشنی ڈالی گئی ہے، تو اس زاویہ نگاہ کی جانب سے قارئین کی توجہ ضرور مبذول کروانا چاہئے۔‘‘ (’’کتابوں کے ساتھ‘‘ ص: ۱۵)

مزید لکھتے ہیں، ڈاکٹر سہیل عزیز اپنے مضمون ’’تبصرہ اور تبصرہ نگاری‘‘ میں تبصرہ نگاری کے حوالے سے رقمطراز ہیں، ملاحظہ ہو: ’’تبصرہ (ریویو) سے مراد کسی تخلیق، تالیف یا فن پارے وغیرہ پر ایسی رائے کا اظہار ہے جس میں مذکورہ چیز کی خوبیوں اور خامیوں کا فنی بنیادوں پر جائزہ لیا گیا۔ تبصرہ زبانی بھی ہو سکتا ہے اور مطبوعہ صورتوں میں بھی۔‘‘ (’’کتابوں کے ساتھ‘‘ ص: ۱۶-۱۵) تبصرہ نگاری پر مصنف اپنی رائے پیش کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں: ’’تبصرہ نگاری کے لئے تبصرہ نگار کا چند اہم باتوں کی جانب توجہ دینا لازمی ہے۔ سب سے پہلے مبصر کو چاہئے کہ جس کتاب پر تبصرہ کرنا ہے اس کا گہرائی سے مطالعہ کرے اور مطالعہ کے دوران جو اہم باتیں اس کی سمجھ میں آئیں انہیں ضبط تحریر میں لاتا چلا جائے، اس کی ایک وجہ اور بھی ہے کہ بعد میں تبصرہ کرتے وقت بہت سی چیزیں ذہن سے نکل جاتی ہیں۔ لہٰذا اگر مطالعہ کے دوران ہی ان نکات کو لکھ لیا جائے تو وہ چیزیں چھوٹ نہیں پاتیں۔ ایسا نہیں کرنے سے تبصرہ نگار کسی کتاب پر یا کسی فن پارے پر بہتر تبصرہ نہیں کر سکتا، کیونکہ اسے کتاب کے متعلق جب خود ہی صحیح معلومات نہیں ہوگی تو بھلا تبصرہ کس طرح کر سکتا ہے، اور اگر تبصرہ کر بھی دیتا ہے تو اس کے تبصرہ میں کوئی اہم بات کہاں سے آئے گی، نہ تو کتاب کی خوبیوں سے مبصر کو واقفیت ہوگی اور نہ اس کی خامیوں سے۔ لہٰذا قاری اس تبصرے کا مطالعہ کر کے اس کتاب سے اچھی طرح واقف نہیں ہو سکے گا۔‘‘ (’’کتابوں کے ساتھ‘‘ ص: ۱۷) مزید تحریر کرتے ہیں: ’’کسی بھی تحریر سے قاری کو اس وقت قربت ہوتی ہے جب اس تحریر میں زبان و بیان کا معاملہ سادہ، سلیس اور عام فہم ہو۔ عام قاری کو کہی گئیں باتیں آسانی سے سمجھ میں آجائیں۔ ایسی تحریروں میں قاری دلچسپی لیتا ہے اور وہ تحریر قاری کے دل و دماغ میں گھر کر جانے کی صلاحیت رکھتی ہے، ساتھ ہی اس تحریر کی زندگی بھی زیادہ ہوتی ہے۔‘‘ (’’کتابوں کے ساتھ‘‘ ص: ۲۷-۲۶)

ثناء اللہ ثناؔ کی تبصرہ نگاری پر مشہور ادیب و تنقید نگار صفدر امام قادری تحریر کرتے ہیں: ’’ثناء اللہ ثناؔ دوگھروی صحافت پیشہ ادیب ہیں اور انہیں معلوم ہے کہ کسی اخبار میں جو الفاظ اور مضامین شامل ہوتے ہیں، وہ قومی اور اجتماعی زندگی کے تقاضوں کے پیش نظر مرتب ہوتے ہیں۔ اسی لیے ناپ تول کر اور ممکن حد تک مختصر نویسی کو آزمائے بغیر کسی اخبار کا کالم یا کوئی اور گوشہ آراستہ نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ دو دہائیوں سے جس انداز کی صحافت ہندوستان اور دنیا کے بڑے حصے میں قائم ہے، اُس کا یہ لازمہ ہے کہ مصنفین اخبار کے لے آؤٹ کے مطابق اپنے علم اور فکر کو لفظوں کا پیرہن عطا کریں۔ اِس کا مطلب یہ بھی ہوا کہ اخبار میں جب سو لفظوں کی جگہ متعین ہوئی تو مصنف کو اُسی قدر الفاظ کے استعمال سے اپنے خیالات کا محل تیار کر لینا ہے۔ جب تین سو، پانچ سو یا ہزار اور ڈیڑھ ہزار الفاظ کے لئے جگہ مخصوص ہو تو کالم نگار کی کامیابی یہ ہے کہ وہ لفظوں کی اُس محدود دنیا کو اپنی فکر کی لامحدود دنیا کے مطابق کر لے۔ ثناء اللہ ثناؔ دوگھروی کے یہ تمام تبصرے ملک کے معروف روزنامہ ’انقلاب‘ میں وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہے ہیں۔ اِس کا ایک کھلا مطلب یہ بھی ہوتا ہے کہ یہ تبصرے اُسی متعین لے آؤٹ کے جبر میں مکمل ہوئے ہوں گے۔ مبصر کو مٹھی بھر جگہ میں کسی کتاب کی زندگی یہ داماں کیفیت کو قارئین کے سامنے پیش کر دینا ہے۔ قطرے میں دریا بھرنا اور کوزے میں سمندر سمیٹ لینا شاید ایسے ہی موقعوں کے لئے استعمال کیے جانے والے محاورات ہیں۔‘‘ (’’کتابوں کے ساتھ‘‘ ص: ۳۱-۳۰) ’’کتابوں کے ساتھ‘‘ پر تبصرہ کرتے ہوئے مشہور اصحاب قلم ڈاکٹر عطا عابدی تحریر کرتے ہیں: ’’زیر نظر کتاب میں جن موضوعات سے متعلق کتابیں ہیں، ان میں دینی، اسلامی، حمد و نعت، غزل، نظم، شخصیات، ادب اطفال، تحقیق و تنقید، خاکے، سفرنامے، افسانے اور تاریخ وغیرہ شامل ہیں۔ ان موضوعات کی تقریباً تمام کتابوں کے تعارف کے ساتھ تبصرے کا نکتہ بھی سامنے آتا ہے۔ تبصرہ چھوٹا ہو یا بڑا، مبصر نے اسے متعلقہ کتابوں کے مطالعے کے بعد ہی لکھا ہے۔ کتابوں کو سونگھ کر یا چھو کر لکھنے کی ’ہنرمندی‘ سے وہ ناواقف ہیں۔ ان کا حال یہ ہے کہ وہ جب تبصرہ کے کالم سے الگ ہٹ کر تبصرہ لکھنے بیٹھتے ہیں تو متعلقہ کتابوں کے گہرے مطالعے کے سبب تبصرہ کی جگہ مضمون، مقالہ کی جگہ رسالہ اور کتاب لکھ دیتے ہیں۔ ایسے کئی مضامین اور کچھ کتابیں میں نے دیکھی ہیں۔ اخیر میں بالترتیب داغ، وحسرتؔ کے ان دعائیہ مصرعوں کے ساتھ رخصت ہوتا ہوں کہ: ’’اللہ کرے زور قلم اور زیادہ‘‘ اور ’’ترے جنوں کا خدا سلسلہ دراز کرے‘‘ (’’کتابوں کے ساتھ‘‘ ص: ۲۷۰) ثناء اللہ ثناؔ نے اپنے تبصرے کے بارے میں تحریر کیا ہے: ’’میں نے بھی اپنے تبصرے میں اپنی باتیں آسان، عام فہم اور سلیس الفاظ استعمال کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ قاری کو کہیں کوئی دشواری نہ ہو، میری باتیں قاری کی تفہیم سے قریب تر ہو سکیں۔‘‘ (’’کتابوں کے ساتھ‘‘ ص: ۲۷) نمونہ کے طور پر راشد طراز کی کتاب ’’صبح ازل‘‘ پر تبصرہ کا کچھ حصہ پیش ہے: ’’راشد طراز نے عرصۂ دراز سے اردو ادب کی زلف گرہ گیر کی مشاطگی میں جس انہماک کا ثبوت پیش کیا ہے وہ یقیناً لائق تحسین ہے۔ ’صبح ازل‘ اسی مشاطگی کا دلکش نتیجہ ہے، جو ۱۶۸ / صفحات پر مشتمل راشد طراز کی غزلوں کا تازہ مجموعہ ہے، جس میں ۷۱ / غزلیں اپنے جلوے بکھیر رہی ہیں۔ کتاب کے فلیپ پر دونوں جانب شمس الرحمٰن فاروقی، فضیل جعفری، گوپی چند نارنگ، عتیق اللہ، شمیم حنفی اور ستیہ پال ملک کی بیش قیمتی آرا ہیں۔ اس سے پہلے ’کاسۂ شب‘، ’غبار آشنا‘ اور ’جہاں تک روشنی ہوگی‘ جیسی تخلیقات منظر عام پر آ کر ادبی حلقے میں ضیا بار ہو چکی ہیں۔

اس فنکار کا فن تادیر زندہ رہتا ہے اور وہ فنکار کامیاب ہوتا ہے جس کے فن میں اس کا عہد سانسیں لیتا ہوا نظر آتا ہے۔ راشد طراز کے یہاں بھی یہ بات دیکھنے کو ملتی ہے۔ انہوں نے بھی اپنے کلام میں اپنے عہد کے تلخ و شیریں، سرد و گرم کو بڑے ہی مفکرانہ انداز میں اور ہوشیاری سے شعری قالب میں ڈھالنے کا کام کیا ہے۔ ان کے کلام میں جو ایک طرح کا فنی حسن دیکھنے کو ملتا ہے اور اسلوب کی سطح پر جو ان کی کاوشیں نظر آتی ہیں، بلاشبہ یہ ان کے منجھے شاعر ہونے کے پختہ ثبوت ہیں، جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔‘‘ (’’کتابوں کے ساتھ‘‘ ص: ۱۸۵) ثناء اللہ ثناؔ دوگھروی دربھنگہ ضلع کے مشہور علمی قریہ دوگھرا سے تعلق رکھتے ہیں۔ فی الحال مؤقر روزنامہ ’انقلاب‘ پٹنہ میں سینئر سب ایڈیٹر ہیں۔ کتاب ظاہری اور معنوی حسن سے آراستہ ہے۔ یہ کتاب بک امپوریم سبزی باغ پٹنہ، مکتبہ افکار، محلہ فقیرا خاں، اردو بازار، دربھنگہ اور نیشنل بک اینڈ اسٹیشنری ہاؤس، دوگھرا بازار، دوگھرا اور مصنف سے بھی حاصل کی جا سکتی ہے، جن کا رابطہ نمبر 8271577185 ہے۔

’’اصناف سخن گوئی‘‘ کے تحت قطعہ نگاری پر کامیاب محفل کا انعقاد

حیدرآباد۔ 7/ جولائی (راست) انجمن ریختہ گویاں حیدرآباد کے زیر اہتمام منعقدہ اصناف سخن گوئی کی محفل میں قطعہ گوئی پر شرکاء نے نہ صرف اس صنف شاعری پر سیر حاصل اظہار خیال کیا بلکہ خوبصورت قطعات پیش کر کے داد و تحسین بھی حاصل کی۔ پروفیسر ایس اے شکور کی صدارت میں منعقد ہونے والی اس ادبی محفل میں جناب ہمایوں مرزا، صوفی سلطان شطاری، جناب ایم اے ماجد، جناب کے این واصف، جناب ابومسعود عبدالغنی، جناب سیف الدین، جناب محمد عبدالقادر، ڈاکٹر لیقہ پروین، جناب محمد ظہورالدین، جناب مسکین احمد، محترمہ مسرت شہید، محترمہ جسوین جے رتھ، ڈاکٹر روبینہ شبنم، جناب آتش حیدرآباد اور جناب سید ابراہیم کفیل نے بحیثیت مہمانان خصوصی شرکت اور خطاب کیا۔ ڈاکٹر گل رعنا نے قطعہ کے معنی و مفہوم، اس کی قسمیں اور اس کی تاریخی حیثیت پر مدلل مقالہ پیش کیا۔ ڈاکٹر عطیہ مجیب عارفی نے اپنی نظامت کے دوران خوبصورت قطعات کے ذریعہ داد و تحسین حاصل کی۔ ابتداء میں ڈاکٹر جاوید کمال صدر انجمن ریختہ گویان نے خیر مقدمی تقریر کی اور ’’اصناف سخن گوئی‘‘ کے مقاصد پر روشنی ڈالی۔ اراکین انجمن رفیعہ نوشین، صائمہ متین، جاوید محی الدین، واجد محی الدین اور لطیف الدین لطیف نے سنجیدہ و طنز و مزاح سے بھرپور قطعات پیش کر کے محفل کو یادگار بنا دیا۔ اس کے علاوہ ابومسعود عبدالغنی، کے این واصف، اصغری بانو، نجیب احمد نجیب، آتش حیدرآبادی، مظفر احمد اور دوسروں نے بھی یادگار قطعات پیش کئے۔ اس موقع پر صدر محفل پروفیسر ایس اے شکور، صوفی سلطان شطاری اور ایم اے ماجد نے جناب ہمایوں مرزا اور ڈاکٹر لئیقہ پروین کو اُن کے بے لوث تعاون پر شال پوشی اور مومنٹوز پیش کئے اور خوبصورت قطعات اور اس کی بہترین تشریح پیش کرنے پر اصغری بانو، نجیب احمد نجیب اور آتش حیدرآبادی کو شال پوشی اور مومنٹوز کے ذریعہ تہنیت پیش کی۔ شرکاء میں ڈاکٹر صابر علی سیوانی، محترمہ زبیدہ، ابوعمر صدیقی، نظام الدین، سیف تاج، امجد باغی اور دوسروں نے شرکت کی۔ رکن انجمن جاوید محی الدین کے شکریہ پر اس یادگار محفل کا اختتام عمل میں آیا۔

ورالکشمی اور عرشیہ فاطمہ ہیومن رائٹس اینڈ پیس آرگنائزیشن میں شامل

ناندیڑ: ۷/ جولائی (راست): ۔ملک کی مشہور انسانی حقوق اور امن تنظیم میں ناندیڑ سمیت ملک کے مختلف خطوں سے متعدد اہم شخصیات شامل ہیں۔ تنظیم کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ ملک میں مالی مشکلات کا سامنا کرنے والے شہریوں کو تمام سرکاری اسکیموں کے فوائد ملیں، بشمول مفت ہسپتال میں علاج۔ ملک میں ہم آہنگی اور بھائی چارے کو برقرار رکھنے کے لیے، ہیومن رائٹس اینڈ پیس آرگنائزیشن تنظیم سالانہ ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی، بدھ مت اور مذہبی تہواروں پر مفت مٹھائیاں، کھانا، اور خون کے عطیہ کیمپوں کا اہتمام کرتی ہے۔ گزشتہ کئی سالوں سے ہیومن رائٹس اینڈ پیس آرگنائزیشن اتحاد اور بھائی چارے کو فروغ دینے کے لیے پولیس کے تعاون سے ملک بھر کے مختلف علاقوں اور شہروں میں سالانہ جلسوں کا انعقاد کر رہی ہے۔ اس کے ذریعے باہمی تجاویز کے ذریعے بھائی چارے کی فضا کو فروغ دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ گزشتہ روز حیدرآباد تلنگانہ میں سماجی میدان میں کئی بہترین سماجی کام انجام دینے والی دو مشہور خواتین کو ہیومن رائٹس اینڈ پیس آرگنائزیشن میں شامل کیا گیا جس میں محترمہ ورالکشمی اور عرشیہ فاطمہ کو تنظیم میں قومی سطح پر ایک بڑے عہدہ پر تعینات کر کے ذمہ داری دی گئی۔ اس موقع پر ہیومن رائٹس اینڈ پیس آرگنائزیشن کے ڈائریکٹر نعیم خان کی خصوصی موجودگی اور رہنمائی میں تنظیم ہیومن رائٹس اینڈ پیس آرگنائزیشن کی وومن ڈائریکٹر آسیہ پروین کے ہاتھوں مسز ورالکشمی اور عرشیہ فاطمہ کو تنظیم کا شناختی کارڈ دیا گیا۔

سات دن کی مسلسل بارشوں نے ترقیاتی منصوبہ بندی کی خامیاں بے نقاب کر دیں

تھانے: ۷/ جولائی (آفتاب تیغ): تھانے میں گزشتہ سات دن سے جاری موسلا دھار بارشوں نے شہری ترقی کے موجودہ ماڈل اور بنیادی ڈھانچے کی حقیقت کو عوام کے سامنے لا کھڑا کیا ہے۔ سڑکوں پر پانی جمع ہونا، گھنٹوں تک ٹریفک جام، رہائشی علاقوں میں بارش کا پانی داخل ہونا، سینکڑوں درختوں کا انتظامیہ کی لاپرواہی کی وجہ سے گر جانا، نالوں کی ناقص صفائی، نکاسیٔ آب کے نظام کی ناکامی اور شہری سہولیات کا مفلوج ہو جانا اس بات کا ثبوت ہے کہ ترقیاتی منصوبوں میں پائیدار شہری منصوبہ بندی کو مطلوبہ اہمیت نہیں دی گئی۔ ماہرین کے مطابق اسمارٹ سٹی منصوبوں کا مقصد جدید ٹیکنالوجی کی مدد سے ایسے شہر تعمیر کرنا تھا جو محفوظ، ماحول دوست اور مستقبل کے موسمی چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ تاہم عملی طور پر بیشتر منصوبوں میں کنکریٹائزیشن، سڑکوں کی خوبصورتی اور ظاہری انفراسٹرکچر پر توجہ دی گئی، جبکہ قدرتی آبی گزرگاہوں، ویٹ لینڈز، گرین بیلٹس، برساتی پانی کی نکاسی کے قدرتی راستوں اور ماحولیاتی توازن کے تحفظ کو نظرانداز کر دیا گیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ معمول سے زیادہ بارش ہوتے ہی شہروں کا نظام درہم برہم ہو گیا۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ غیر منصوبہ بند شہری توسیع، جنگلات کی مسلسل کٹائی، ندی نالوں اور قدرتی آبی راستوں پر تجاوزات، اور زمین کی قدرتی ساخت میں تبدیلی نے شہروں کو موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات کے سامنے بے بس کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شدید بارش اب صرف ایک موسمی واقعہ نہیں رہی بلکہ شہری انتظامیہ اور ترقیاتی پالیسیوں کے لیے ایک بڑا امتحان بن چکی ہے۔ شہری منصوبہ بندی کے ماہرین کا ماننا ہے کہ اصل مسئلہ بارش نہیں بلکہ بارش کے پانی کے مؤثر انتظام میں ناکامی ہے۔ اگر ترقیاتی منصوبوں میں ماحولیات، پانی کے قدرتی بہاؤ، نکاسیٔ آب، موسمیاتی لچکدار انفراسٹرکچر اور سائنسی بنیادوں پر شہری منصوبہ بندی کو ترجیح نہ دی گئی تو مستقبل میں ایسے بحران مزید شدت اختیار کر سکتے ہیں۔ ماہرین نے اس بات پر زور دیا ہے کہ آئندہ ترقیاتی منصوبوں میں سبز بنیادی ڈھانچے، قدرتی آبی ذخائر اور نکاسیٔ آب کے نظام کے تحفظ، بارش کے پانی کے مؤثر انتظام، ویٹ لینڈز کی بحالی، شجرکاری اور ماحولیاتی اثرات کے جامع سائنسی جائزے کو لازمی حصہ بنایا جائے۔ یہی اقدامات شہروں کو موسمیاتی تبدیلیوں کے بڑھتے ہوئے خطرات سے محفوظ رکھنے میں مؤثر ثابت ہو سکتے ہیں۔ گزشتہ سات دن کی بارشوں نے یہ واضح پیغام دیا ہے کہ حقیقی ترقی صرف بلند و بالا عمارتوں اور کنکریٹ کے جنگل کھڑے کرنے کا نام نہیں، بلکہ ایسی متوازن اور پائیدار منصوبہ بندی کا نام ہے جو فطرت کے ساتھ ہم آہنگ ہو اور شہریوں کو محفوظ، پائیدار اور بہتر معیارِ زندگی فراہم کرے۔

ایس آئی آر مہم کے دوسرے مرحلے کا شیڈول تبدیل کیا جائے، بی ایل اوز سے متعلق انتخابی کمیشن وضاحت پیش کرے: ورشا گائیکواڑ

مسلسل بارش اور آساڈھی واری کے پیشِ نظر ایس آئی آر مہم میں عملی مشکلات، ممبئی کانگریس صدر کا ریاستی چیف الیکشن افسر کو مکتوب

ممبئی: ممبئی کانگریس کی صدر اور رکن پارلیمنٹ ورشا گائیکواڑ نے ریاست کے چیف الیکشن افسر ایس۔ چوکلنگم کو مکتوب روانہ کرتے ہوئے خصوصی نظر ثانی مہم (SIR) کے دوسرے مرحلے کے شیڈول میں تبدیلی کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ممبئی میں گزشتہ چھ دنوں سے جاری موسلا دھار بارش، سیلابی صورتحال اور آساڈھی واری کے باعث ایس آئی آر مہم کو مؤثر طریقے سے چلانا ممکن نہیں رہا، جس سے بڑی تعداد میں شہریوں کے ووٹر لسٹ سے خارج ہونے کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔ ورشا گائیکواڑ نے اپنے خط میں کہا ہے کہ مسلسل بارش کے سبب شہر میں معمولاتِ زندگی بری طرح متاثر ہوئے ہیں، جبکہ کئی علاقوں میں جانی و مالی نقصان بھی ہوا ہے۔ ایسے حالات میں گھر گھر جا کر ووٹرز کی معلومات جمع کرنا نہایت دشوار عمل بن گیا ہے۔ دوسری جانب لاکھوں وارکری آساڈھی واری میں شریک ہیں، اس لیے انتخابی فہرست کی خصوصی نظر ثانی مہم کے دوسرے مرحلے کا موجودہ شیڈول تبدیل کیا جانا ضروری ہے۔ انہوں نے یاد دلایا کہ 8 جون 2026 کو ممبئی کانگریس کے وفد نے اسی معاملے پر چیف الیکشن افسر سے ملاقات کر کے ایک تفصیلی یادداشت بھی پیش کی تھی، لیکن اب بھی متعدد عملی مسائل برقرار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایس آئی آر مہم کے لیے مقرر کیے گئے کئی بوتھ لیول افسران (BLOs) اب تک اپنے فرائض پر حاضر نہیں ہوئے، جبکہ متعدد اسکولوں کے اساتذہ کو بھی اس مہم میں لگایا گیا ہے، لیکن کئی اسکول انتظامیہ اساتذہ کو ڈیوٹی کے لیے روانہ نہیں کر رہی، جس کے باعث کئی تعلیمی اداروں میں اساتذہ کے بغیر کلاسیں چل رہی ہیں۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ گزشتہ پانچ دنوں سے غیر حاضر بی ایل اوز کی وجہ سے ہونے والے نقصان کی ذمہ داری کون لے گا اور اس معاملے پر انتخابی کمیشن کو واضح مؤقف اختیار کرنا چاہیے۔ ورشا گائیکواڑ نے اپنے مکتوب میں کئی دیگر اہم مسائل بھی اٹھائے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ بی ایل اوز کو پارٹیوں کے بوتھ لیول ایجنٹس (BLAs) سے لازماً رابطہ رکھنے کی ہدایت دی جائے تاکہ مہم مؤثر انداز میں چل سکے۔ ایس آر اے (Slum Rehabilitation Authority) کے تحت منتقل کیے گئے رہائشیوں کے لیے مخصوص مقامات پر بی ایل اوز کی موجودگی کا انتظام کیا جائے تاکہ شہری آسانی سے فارم جمع کرا سکیں۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ دیگر ریاستوں کی طرح مقامی زبان میں ووٹر فہرستیں نہ ہونے سے بی ایل اوز کو فارم بھرنے میں دشواری پیش آ رہی ہے۔ اسی طرح جن شہریوں کے گھروں تک بی ایل اوز نہیں پہنچ پا رہے، ان کے لیے بھی مشترکہ مراکز قائم کیے جائیں جہاں ان کے فارم قبول کیے جا سکیں۔ خط میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اندھیری مشرق اسمبلی حلقے کے لیے فراہم کی گئی BLA-2 فہرست پرانی ہو چکی ہے، جس کی وجہ سے غلط افراد سے رابطہ کیا جا رہا ہے۔ بیشتر بی ایل اوز متعلقہ علاقوں سے باہر کے ہونے کے باعث شدید بارش اور پانی بھر جانے کی وجہ سے گھروں تک نہیں پہنچ پا رہے، لہٰذا انہیں بی ایم سی اسکولوں، آنگن واڑی مراکز یا لائبریریوں سے کام کرنے کی اجازت دی جائے۔ ورشا گائیکواڑ نے بیرونِ ملک مقیم ایسے ووٹروں، جن کے نام بعد کی انتخابی فہرستوں میں شامل ہیں، آن لائن فارم جمع کرانے کے بعد بی ایل اوز کو اپ ڈیٹس نہ ملنے، پہلے سے تصدیق شدہ افراد سے دوبارہ دستاویزات طلب کیے جانے، اور مذہبی خدمات انجام دینے والی راہبات (Nuns) اور مذہبی رہنماؤں کے اندراج جیسے معاملات پر بھی انتخابی کمیشن سے وضاحت طلب کی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ان تمام مسائل کا فوری حل نکالا جائے اور زمینی حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے ایس آئی آر مہم کے دوسرے مرحلے کے شیڈول میں مناسب تبدیلی کی جائے تاکہ کسی بھی اہل ووٹر کا نام انتخابی فہرست سے محروم نہ ہو۔

انڈین مجاہدین مقدمہ (گجرات): ہائی کورٹ نے پھانسی اور عمر قید کی سزاؤں کو برقرار رکھا

ہائی کورٹ کا فیصلہ چونکا دینے والا، سپریم کورٹ میں اپیل داخل کی جائے گی: مولانا حلیم اللہ قاسمی

احمد آباد: 7/ جولائی (راست): ۔ گجرات ہائی کورٹ کی دو رکنی بینچ نے آج ہندوستانی تاریخ کے پھانسی کی سزا کے سب سے بڑے مقدمہ میں غیر متوقع فیصلہ سنا دیا۔ ہائیکورٹ نے سیشن عدالت سے پھانسی کی سزا پانے والے 38/ ملزمین اور عمر قید کی سزا پانے والے 11/ ملزمین کی سزاؤں برقرار رکھا ہے۔ گجرات ہائی کورٹ کی دو رکنی بینچ کے جسٹس اے وائی کوگجے اور جسٹس سمیر دوے نے تقریباً ایک سال تک اس اہم مقدمہ کی یومیہ کی بنیاد پر حتمی سماعت کی تھی اور فیصلہ محفوظ کر لیا تھا جسے آج ظاہر کیا گیا، دو رکنی بینچ نے ملزمین کی جانب سے نچلی عدالت کے فیصلے کو چیلنج کرنے والی اپیلوں پر بھی سماعت کی۔ کل 49/ ملزمین میں سے جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) قانونی امداد کمیٹی نے جمعیۃ علماء احمد آباد (گجرات) کے تعاون سے 39/ ملزمین کو قانونی امداد فراہم کی ہے۔ ملزمین سال 2008/ سے جیل کی سلاخوں کے پیچھے مقید ہیں۔ تفتیشی ایجنسیوں نے ملزمین کو ملک کی مختلف ریاستوں بشمول یو پی، راجستھان، کیرالا، کرناٹک، مہاراشٹر، مدھیہ پردیش و دیگر سے گرفتار کیا تھا۔ ملزمین کے دفاع میں ملک کے نامور کریمنل وکلاء ناگا متھو (سبکدوش جسٹس ہائی کورٹ)، ابھئے تھیپسے (سبکدوش جسٹس ہائی کورٹ)، نتیا راما کرشنن (سپریم کورٹ) مہر دیسائی (بامبے ہائیکورٹ) یوگ موہت چودھری (بامبے ہائیکورٹ) ہردے بوچ، تیجس باروت، اسیم پنڈیا، سومناتھ وتس (گجرات ہائی کورٹ) و دیگر نے بحث کی تھی۔ گجرات ہائی کورٹ کی جانب سے فیصلہ سنائے جانے کے بعد ممبئی میں صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر مولانا حلیم اللہ قاسمی نے کہا کہ انہیں گجرات ہائی کورٹ سے بہت امید تھی اور دفاعی وکلاء نے ہائی کورٹ میں مدلل بحث بھی کی تھی لیکن گجرات ہائی کورٹ نے ان کے ایک بھی دلائل سے اتفاق نہیں کیا، یہ بہت چونکانے والی بات ہے۔ فیصلے کی کاپی موصول ہونے کے بعد وکلاء اس کا جائزہ لیں گے اور یقیناً ہائی کورٹ کے فیصلے کو سپریم کورٹ آف انڈیا میں چیلنج کیا جائے گا۔ مولانا حلیم اللہ قاسمی نے کہا کہ ہمارے سامنے سب سے پہلا مرحلہ یہ ہے کہ پھانسی کی سزاؤں پر سپریم کورٹ سے اسٹے لیا جائے، جس کے لیئے وکلاء کو ہدایت دی گئی ہے کہ لائحہ تیار کریں نیز اس تعلق سے ملزمین کے اہل خانہ اور وکلاء کی ایک مشترکہ میٹنگ بھی منعقد کی جائے گی۔ مولانا حلیم اللہ قاسمی نے کہا کہ ملزمین اور ان کے اہل خانہ کی درخواست پر ملزمین کے دفاع میں ملک کے نامور وکلاء کو پیش کیا تھا۔ گجرات انڈین مجاہدین مقدمہ ہندوستانی عدلیہ کی تاریخ میں اپنی نوعیت کا پہلا ایسا مقدمہ ہے جس میں 35/ ایف آئی آر (مقدمات) کو یکجا کر کے ایک ہی عدالت میں اس کی سماعت ہوئی، دوران سماعت 1164 سرکاری گواہان کے بیانات قلمبند کیئے گئے۔ گجرات سلسلہ وار بم دھماکہ معاملے میں 56/ لوگوں کی موت جبکہ 246/ لوگ شدید زخمی ہوئے تھے۔ کل 78/ ملزمین کے خلاف خصوصی سیشن عدالت میں مقدمہ چلا جس میں عدالت نے 29/ ملزمین کو ناکافی ثبوت و شواہد کی بنیاد پر مقدمہ سے بری کر دیا تھا جبکہ 49/ ملزمین کو قصوروار ٹھہرایا تھا۔

’الائنس‘ ہندوستان میں نمبر 1 ٹرینڈنگ شو بن گیا

ممبئی: ۷/ جولائی (ایم ملک) پرائم ویڈیو اور بنجے ایشیا نے اپنے منفرد رئیلٹی گیم شو 'الائنس' کے ساتھ رئیلٹی انٹرٹینمنٹ کی دنیا میں انقلاب برپا کر دیا ہے۔ سماجی حکمت عملی کے کھیل پر مبنی، یہ اپنی نوعیت کا پہلا شو رئیلٹی شوز کی نئی تعریف کر رہا ہے۔ کنال کیمو کے زیر اہتمام، شو میں 16 مشہور شخصیات کے مقابلے شامل ہیں، جہاں ہر فیصلہ اہمیت رکھتا ہے، ہر اقدام کھیل کا رخ بدل سکتا ہے، اور ہر اتحاد دھوکہ دہی میں بدل سکتا ہے۔ حکمت عملی، اعتماد، چالاکی اور سماجی گیم پلے کی بنیاد پر، 'اتحاد' اپنے منفرد انداز اور غیر متوقع موڑ سے ناظرین کو مسحور کرتا رہتا ہے۔ سامعین کی یہ زبردست محبت اب واضح ہے، کیونکہ 'الائنس' ہندوستان میں پرائم ویڈیو پر نمبر 1 ٹرینڈنگ شو بن گیا ہے۔ یہ کامیابی اس حقیقت کا ثبوت ہے کہ ناظرین نے شو کے منفرد گیم پلے، دلچسپ موڑ اور غیر متوقع فارمیٹ کو دل سے قبول کیا ہے۔ ہر نئے ایپی سوڈ کے ساتھ، شو کے ارد گرد گونج بڑھتی جا رہی ہے، اور ناظرین اگلے بڑے موڑ کا بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں۔ جیسے جیسے ہیڈ کوارٹر کے اندر مقابلہ تیز ہوتا جا رہا ہے، بدلتے ہوئے مساوات، ٹوٹتا ہوا اعتماد، چونکا دینے والی دھوکہ دہی، اور نئی حکمت عملی ناظرین کو مصروف رکھتی ہے۔

نیوارا انگلش میڈیم اسکول میں طالبات کے لیے خصوصی لنچ گیدرنگ کا شاندار انعقاد

مالیگاؤں: ۷/ جولائی (راست) نیوارا انگلش میڈیم اسکول اینڈ جونیئر کالج، مالیگاؤں اور نیوارا سیمی انگلش نیٹورک میں طالبات کے لیے ایک خصوصی لنچ گیدرنگ کا نہایت شاندار اور یادگار انعقاد کیا گیا۔ اس رنگا رنگ اور خوشگوار پروگرام کا مقصد طالبات کو تعلیمی مصروفیات کے ساتھ خوشگوار، دوستانہ اور باوقار ماحول فراہم کرنا تھا، جہاں انہوں نے بھرپور جوش و خروش کے ساتھ شرکت کرتے ہوئے اس یادگار دن سے خوب لطف اٹھایا۔ اس موقع پر اسکول کے چاروں ہاؤسز نے مختلف دلچسپ، تعلیمی اور تفریحی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ہر ہاؤس نے اپنی صلاحیتوں، نظم و ضبط اور ٹیم ورک کا بہترین مظاہرہ پیش کیا، جس سے پورا ماحول خوشیوں، مسکراہٹوں اور مثبت جذبوں سے بھر گیا۔ طالبات نے اجتماعی لنچ، دوستانہ میل جول اور مختلف سرگرمیوں سے بھرپور انداز میں لطف اندوز ہو کر اس دن کو اپنی یادگار زندگی کے خوبصورت لمحات میں شامل کر لیا۔ اس کامیاب پروگرام کے انعقاد پر اسکول کے چیئرمین جناب اظہر مہدی صاحب اور چیئرپرسن محترمہ عرفانہ مہدی صاحبہ کی تعلیمی خدمات، طلبہ و طالبات کی ہمہ جہت شخصیت سازی کے لیے ان کی دور اندیش قیادت اور بہترین سرپرستی کو بھرپور خراجِ تحسین پیش کیا گیا۔

چوری کے مقدمے میں دوخواتین گرفتار
24 لاکھ روپے کے سونے کے زیورات برآمد

ناندیڑ، 7 جولائی: (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ کے بھاگیہ نگر پولیس اسٹیشن کی کرائم ڈٹیکشن ٹیم نے چوری کے ایک مقدمے کا کامیاب سراغ لگاتے ہوئے دوخواتین کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس نے ان کے قبضے سے تقریباً 24 لاکھ روپے مالیت کے 160 گرام سونے کے زیورات** برآمد کیے ہیں۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن کی رہنمائی میں کرائم ڈٹیکشن ٹیم نے سی سی ٹی وی فوٹیج، خفیہ اطلاعات اور تکنیکی شواہد کی بنیاد پر کارروائی انجام دی۔ پولیس کے مطابق سب انسپکٹر ونود دیشمکھ اور ان کی ٹیم معمول کی گشت پر تھی کہ انہیں خفیہ اطلاع ملی کہ سری نگر علاقے میں چند مشتبہ خواتین گھوم رہی ہیں۔ اطلاع ملتے ہی پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے دونوں خواتین کو حراست میں لے لیا۔ سی سی ٹی وی فوٹیج، خفیہ معلومات اور پوچھ گچھ کی بنیاد پر دونوں خواتین کو بھاگیہ نگر پولیس اسٹیشن میں درج ** جرم نمبر 09/2026**، بھارتیہ نیائے سنہتا (BNS) کی دفعات** 303(2)** اور** 3(5)** کے تحت درج چوری کے مقدمے میں مشتبہ پایا گیا۔ مزید تفتیش کے دوران خواتین نے مبینہ طور پر چوری کا اعتراف کیا، جس کے بعد پولیس نے ان کے قبضے سے** 160 گرام سونے کے زیورات برآمد کر لیے۔ گرفتار خواتین کی شناخت لکشمی گنیش راؤ ساکھرے عرف منجوریڈی (46)، اصل ساکن بھوپال (مدھیہ پردیش)، حال مقیم چکھل ٹھانہ، چھترپتی سمبھاجی نگر، اور پوجا سونو عرف لکّی اپّا ساکھرے (26) حال مقیم چکھل تھانہ، چھترپتی سمبھاجی نگر، کے طور پر ہوئی ہے۔ پولیس نے دونوں خواتین کو گرفتار کر کے ان کے قبضے سے تقریباً** 24 لاکھ روپے** مالیت کے سونے کے زیورات ضبط کر لیے ہیں، جبکہ مقدمے کی مزید تفتیش جاری ہے۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن، ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ سورج گرو، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (شہر) رامیشور ویجنے** کی نگرانی میں پولیس انسپکٹر سنتوش تامبے، پولیس انسپکٹر (کرائم)** مہیش مالی، سب انسپکٹر** ونود دیشمکھ** اور ان کی ٹیم نے انجام دی۔

ناندیڑ: دو دیسی پستول برآمد، تین افراد گرفتار

ناندیڑ، 7 جولائی: (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ پولیس کی مقامی کرائم برانچ (ایل سی بی) نے غیر قانونی اسلحہ رکھنے والوں کے خلاف بڑی کارروائی کرتے ہوئے تین افراد کو گرفتار کر لیا اور ان کے قبضے سے دو دیسی پستول برآمد کر لیے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن کی ہدایت پر ناندیڑ شہر میں کومبنگ آپریشن چلایا جا رہا ہے، جس کے تحت جرائم پیشہ عناصر اور سنگین مقدمات میں ملوث افراد کی جانچ کی جا رہی ہے۔ اسی دوران 7 جولائی کو مقامی کرائم برانچ کو خفیہ اطلاع ملی کہ دو افراد نرسنگھ چوک، نیلا روڈ پر غیر قانونی پستول فروخت کرنے کی نیت سے موجود ہیں۔ اطلاع ملتے ہی پولیس نے پنچ گواہوں کی موجودگی میں چھاپہ مارا اور دونوں مشتبہ افراد کو حراست میں لے لیا۔ گرفتار شدگان کی شناخت شیوراج رنجیت دلوے (31)، ساکن کرشن نگر، ڈی مارٹ کے قریب، ناندیڑ، اور سرمکھ سنگھ جگت سنگھ رامگڑیا (39) ساکن شکار گھاٹ، تعلقہ مدکھیڑ، کے طور پر ہوئی۔ تلاشی کے دوران دونوں کے قبضے سے دو دیسی پستول برآمد کیے گئے۔ ابتدائی پوچھ گچھ میں دونوں ملزمان نے انکشاف کیا کہ انہوں نے یہ پستول** بالاجی بابن سانگلے (18)، ساکن وسرنی، ناندیڑ، سے خریدے تھے۔ پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے بالاجی سانگلے کو بھی گرفتار کر لیا۔ مزید تفتیش میں بالاجی نے بتایا کہ اس نے یہ پستول** رتن سنگھ بھاٹیا**، ساکن رامن گھاٹ، ریاست مدھیہ پردیش، سے حاصل کیے تھے، جو اس وقت فرار بتایا جا رہا ہے۔ پولیس فرار ملزم کی تلاش میں مصروف ہے۔ گرفتار تینوں ملزمان اور ضبط شدہ اسلحہ کو مزید قانونی کارروائی کے لیے ہوائی اڈہ پولیس اسٹیشن، ناندیڑ کے حوالے کر دیا گیا ہے، جہاں مقدمہ درج کر کے مزید تحقیقات جاری ہیں۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن، ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ ارچنا پاٹل، ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ سورج گرو، مقامی کرائم برانچ کے پولیس انسپکٹر اتل بھوسلے کی نگرانی میں سب انسپکٹر مہیش کورے اور ان کی ٹیم نے انجام دی۔ اس موقع پر ناندیڑ ضلع پولیس نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ اگر کسی شخص کے پاس غیر قانونی اسلحہ ہونے یا اس کے استعمال کی اطلاع ہو تو فوراً قریبی پولیس اسٹیشن یا پولیس کنٹرول روم کو اطلاع دیں۔ قانون و نظم کو متاثر کرنے والے عناصر کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔

ایس آئی آر مہم میں کوئی بھی اہل ووٹر محروم نہیں رہے گا
پریس کانفرنس سے ضلع کلکٹر راہل کرڈیلے کا خطاب

ناندیڑ، 7 جولائی: (ورق تازہ نیوز) ضلع کلکٹر راہل کرڈیلے نے یقین دہانی کرائی ہے کہ خصوصی جامع نظر ثانی (SIR-2026) مہم کے دوران ضلع کا کوئی بھی اہل ووٹر اپنے حقِ رائے دہی سے محروم نہیں رہے گا۔ انہوں نے ذرائع ابلاغ سے اپیل کی کہ وہ اس مہم کے بارے میں عوام میں وسیع پیمانے پر بیداری پیدا کریں۔ ضلع کلکٹر دفتر میں منعقدہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے راہل کرڈیلے نے بتایا کہ 30 جون سے ضلع بھر میں بوتھ لیول افسران (BLO) کے ذریعے گھر گھر جا کر ووٹرز کی معلومات کی جانچ اور مردم شماری فارم بھرنے کا عمل جاری ہے، جو مقررہ مدت میں مکمل کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ تمام اہل ووٹرز کو چاہیے کہ وہ گھر آنے والے بی ایل اوز سے مکمل تعاون کریں تاکہ ووٹر فہرست کی تصدیق اور ڈیجیٹل اندراج کا عمل بہتر انداز میں مکمل ہو سکے۔ ضلع میں اس مہم کے لیے **3,088 بوتھ لیول افسران، 310 سپروائزرز، 90 اسسٹنٹ الیکٹورل رجسٹریشن افسران اور 9 الیکٹورل رجسٹریشن افسران** تعینات کیے گئے ہیں، جبکہ ضرورت کے مطابق اضافی بی ایل اوز بھی مقرر کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف سیاسی جماعتوں نے **10,909 بوتھ لیول ایجنٹس (BLA)** بھی نامزد کیے ہیں۔ ضلع کلکٹر نے کہا کہ فارم کی ڈیجیٹلائزیشن کے دوران اگر کسی ووٹر کو تکنیکی دشواری پیش آئے تو وہ گھبرانے کے بجائے متعلقہ بی ایل او سے رابطہ کرے۔ انہوں نے بتایا کہ 2002 کی خصوصی نظر ثانی میں شامل ووٹرز کو صرف اپنی معلومات کی تصدیق کرنی ہوگی، جبکہ اہل ووٹرز **voters.eci.gov.in** کے ذریعے آن لائن فارم بھی جمع کرا سکتے ہیں۔ بعد ازاں سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کے ساتھ منعقدہ اجلاس میں راہل کرڈیلے نے واضح کیا کہ ووٹر فہرست کی تطہیر کے دوران تمام اہل ووٹرز کے نام برقرار رکھے جائیں گے، جبکہ فوت شدہ، نقل مکانی کرنے والے یا دوہرے اندراج رکھنے والے ووٹرز کے نام ضابطوں کے مطابق حذف کیے جائیں گے۔

ناندیڑ جنوبی اسمبلی حلقے میں
خصوصی ووٹر نظر ثانی مہم کو زبردست عوامی ردعمل

ناندیڑ، 7 جولائی: (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ جنوبی اسمبلی حلقہ (087) میں خصوصی جامع ووٹر فہرست نظر ثانی (SIR) مہم کے تحت مختلف پولنگ مراکز پر خصوصی کیمپوں کا آغاز کیا گیا، جنہیں عوام کی جانب سے بھرپور پذیرائی حاصل ہوئی۔ ہڈکو کے فردوس مسجد علاقے میں منعقدہ خصوصی کیمپ میں بڑی تعداد میں اہل ووٹرز نے شرکت کی اور ضروری دستاویزات جمع کرانے کے ساتھ EF فارم بھی پُر کیے۔ اس مہم کا مقصد ووٹر فہرست کو مزید درست، شفاف اور تازہ ترین بنانا ہے۔ اس موقع پر سب ڈویژنل آفیسر و الیکٹورل رجسٹریشن آفیسر** ڈاکٹر سچن کھلال**، تحصیلدار و اسسٹنٹ الیکٹورل رجسٹریشن آفیسر سنجے وارکڑ اور اسسٹنٹ الیکٹورل رجسٹریشن آفیسر** اویناش شنگارے** نے کیمپ کا دورہ کر کے انتظامات کا جائزہ لیا۔ افسران نے بی ایل اوز اور دیگر عملے کو فارموں کی تقسیم، وصولی اور ڈیجیٹلائزیشن کے عمل میں مزید تیزی لانے کی ہدایت دی اور ووٹر اندراج کا عمل شفاف، درست اور مقررہ وقت میں مکمل کرنے پر زور دیا۔ ڈاکٹر سچن کھلال نے اہل ووٹرز سے اپیل کی کہ وہ اس خصوصی مہم سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور ووٹر فہرست کی درستگی میں اپنا تعاون کریں۔

ایس ٹی کارپوریشن ناندیڑ ڈویژن میں
110 اپرنٹس آسامیوں پر بھرتی

ناندیڑ۔ 7 جولائی: (ورق تازہ نیوز) مہاراشٹر اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن (MSRTC)** کے ناندیڑ ڈویژن نے تعلیمی سال** 2026-27** کے دوسرے سیشن کے لیے مختلف شعبوں میں** 110 اپرنٹس (Apprentice Trainee)** کی بھرتی کا اعلان کیا ہے۔ بھرتی ایک سالہ تربیتی مدت کے لیے ہوگی۔ اہم شعبوں میں **میکینک موٹر وہیکل، میکینک ڈیزل، شیٹ میٹل ورکس، آٹو الیکٹریشن، ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ، پینٹر، ویلڈر، ٹرنر** اور** انجینئرنگ گریجویٹ/ڈپلومہ** شامل ہیں۔ درج فہرست ذات، درج فہرست قبائل اور معذور امیدواروں کے لیے قانون کے مطابق ریزرویشن بھی فراہم کیا جائے گا۔ آئی ٹی آئی، ووکیشنل یا متعلقہ تکنیکی کورس مکمل کرنے والے امیدواروں کو سب سے پہلے** Apprenticeship India** پورٹل پر رجسٹریشن کر کے** MSRTC Division Nanded** کے لیے آن لائن درخواست دینی ہوگی، جس کے بعد کارپوریشن کے مقررہ فارم میں آف لائن درخواست بھی جمع کرانا ضروری ہوگا۔ درخواست فارم 8 جولائی سے 28 جولائی 2026 تک (ہفتہ، اتوار اور سرکاری تعطیلات کے علاوہ) صبح** 10 بجے سے دوپہر 3 بجے** تک اسد اللہ خان ٹیکڑی، ریجنل ورکشاپ کے سامنے واقع ڈویژنل کنٹرولر دفتر، ناندیڑ سے حاصل اور جمع کیے جا سکیں گے۔ فارم کی قیمت (جی ایس ٹی سمیت) اوپن زمرے کے امیدواروں کے لیے** 590 روپے** جبکہ پسماندہ طبقات کے امیدواروں کے لیے، درست ذات سرٹیفکیٹ پیش کرنے پر، 295 روپے مقرر کی گئی ہے۔ محکمہ نے تمام اہل اور خواہش مند امیدواروں سے مقررہ مدت کے اندر درخواستیں جمع کرانے کی اپیل کی ہے۔

تعمیراتی مزدوروں کے بچوں کی اسکالرشپ
بونافائیڈ سرٹیفکیٹ جاری کرتے وقت قواعد پر سختی سے عمل کیا جائے

ناندیڑ، 7 جولائی: (ورق تازہ نیوز) مہاراشٹر بلڈنگ اینڈ ادر کنسٹرکشن ورکرز ویلفیئر بورڈ کی جانب سے رجسٹرڈ تعمیراتی مزدوروں کے بچوں کو مختلف تعلیمی امداد اور اسکالرشپ اسکیموں کا فائدہ دیا جاتا ہے۔ اس ضمن میں معاون لیبر کمشنر** آشیش ڈھولے** نے تمام اسکولوں، کالجوں اور جامعات کو ہدایت دی ہے کہ بونافائیڈ سرٹیفکیٹ جاری کرتے وقت تمام ضوابط پر سختی سے عمل کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ حالیہ دنوں میں جعلی یا ردوبدل شدہ بونافائیڈ سرٹیفکیٹ جمع کرا کے حکومت کو دھوکہ دینے اور ناجائز طور پر اسکالرشپ حاصل کرنے کی کوششوں کے معاملات سامنے آئے ہیں، جس سے سرکاری فنڈ کے ضیاع اور مستحق طلبہ کے حقوق متاثر ہونے کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔ محکمہ محنت نے ہدایت دی ہے کہ بونافائیڈ سرٹیفکیٹ صرف ادارے کے سرکاری لیٹر ہیڈ پر جاری کیا جائے، اس پر آؤٹ ورڈ نمبر، تاریخ، ادارے کی مہر اور پرنسپل یا مجاز افسر کے دستخط لازمی ہوں۔ ہر سرٹیفکیٹ کو منفرد نمبر دیا جائے اور ممکن ہو تو QR کوڈ یا ویریفکیشن کوڈ بھی شامل کیا جائے تاکہ آن لائن تصدیق ممکن ہو سکے۔ تمام جاری شدہ سرٹیفکیٹ کا ریکارڈ رجسٹر یا ڈیجیٹل نظام میں محفوظ رکھا جائے اور اسکالرشپ کے لیے صرف طالب علم کے موجودہ داخلہ ریکارڈ کی بنیاد پر ہی سرٹیفکیٹ جاری کیا جائے۔ محکمہ محنت نے یہ بھی ہدایت دی ہے کہ جاری شدہ سرٹیفکیٹ کی ایک نقل واٹس ایپ یا ای میل کے ذریعے دفتر کو ارسال کی جائے اور اگر کسی سرٹیفکیٹ کے جعلی ہونے کا شبہ ہو تو فوری طور پر معاون لیبر کمشنر، ناندیڑ کو اطلاع دی جائے۔ آشیش ڈھولے نے خبردار کیا کہ جان بوجھ کر جعلی سرٹیفکیٹ جاری کرنا یا اس میں تعاون کرنا قانوناً جرم ہے اور ایسے افراد کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا (BNS)، انفارمیشن ٹیکنالوجی ایکٹ اور دیگر متعلقہ قوانین کے تحت کارروائی کی جائے گی۔ علاوہ ازیں، غلط معلومات یا جعلسازی ثابت ہونے پر اسکالرشپ کی رقم بھی واپس وصول کی جائے گی۔

دل کا دورہ پڑنے سے
شیخ سالم باوزیر کا انتقال

ناندیڑ: 7/جولائی۔ (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ ضلع کی جانی پہچانی شخصیت حاجی شیخ سالم باوزیر کا آج سہ پہر تین بجے کے قریب انتقال ہو گیا۔ 70 سالہ سالم باوزیر عارضہ قلب میں مبتلا تھے اور ڈاکٹر کابدے کے اسپتال میں زیر علاج تھے۔ اس دوران انھیں دل کا شدید دورہ پڑا۔ وہ ناندیڑ کے اردو ڈی ایڈ کالج اور بلولی (ضلع ناندیڑ) اردو ہائی اسکول کے سربراہ تھے۔ وہ سابقہ رکن پارلیمنٹ بھاسکر راو پاٹل کھت گاؤنکر کے قریبی دوست میں شمار کیے جاتے تھے۔
مرحوم کی نماز جنازہ و تدفین کل بدھ کو صبح دس بجے ہوگی۔ اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ وہ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

دیگلور میں آج روزگار میلہ
بے روزگار نوجوانوں کے لیے سنہری موقع

ناندیڑ، 7 جولائی: (ورق تازہ نیوز) ضلع کے بے روزگار نوجوانوں کو روزگار فراہم کرنے کے مقصد سے** ضلع مہارت ترقی، روزگار و صنعت کاری رہنمائی مرکز، ناندیڑ اور اناّ مہادیوی سرکاری صنعتی تربیتی ادارہ (آئی ٹی آئی)، دیگلور کے اشتراک سے** 8 جولائی 2026** کو روزگار میلہ (پلیسمنٹ ڈرائیو) منعقد کیا جا رہا ہے۔ یہ روزگار میلہ بدھ کے روز صبح 11 بجے اناّ مہادیوی سرکاری آئی ٹی آئی، دیگلور میں منعقد ہوگا، جہاں مختلف نجی کمپنیوں، اداروں اور اسپتالوں کی جانب سے امیدواروں کے انٹرویوز لے کر موقع پر ہی ملازمت کے لیے انتخاب کیا جائے گا۔ ضلعی مہارت ترقی و روزگار رہنمائی مرکز نے ضلع کے تمام بے روزگار نوجوانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ مقررہ وقت پر ضروری دستاویزات کے ساتھ روزگار میلے میں شرکت کر کے اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

دیگلور پولیس کی بروقت کارروائی، اغوا شدہ 6 سالہ بچی اور ملزم 4 گھنٹوں میں برآمد، تلنگانہ پولیس کے حوالے

ناندیڑ، 7 جولائی: (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ ضلع کے دیگلور پولیس اسٹیشن نے تیز رفتار کارروائی کرتے ہوئے تلنگانہ میں درج ایک اغوا کے مقدمے میں اغوا شدہ 6 سالہ بچی** اور ملزم کو صرف چار گھنٹوں کے اندر تلاش کر کے مدنور پولیس، ضلع کاماریڈی (تلنگانہ)** کے حوالے کر دیا۔ پولیس کے مطابق **6 جولائی 2026 کو تلنگانہ کے** مدنور پولیس اسٹیشن میں راجیند رگووند ہرنے (43)**، پیشہ مزدوری، ساکن ہپّر گا (تھڈی)، منڈل مدنور، ضلع کاماریڈی، کے خلاف ایک 6 سالہ بچی کے مبینہ اغوا کا مقدمہ** جرم نمبر 143/2026، بھارتیہ نیائے سنہتا (BNS) کی دفعہ 137(2)** کے تحت درج کیا گیا تھا۔ مقدمے کی اطلاع اور سوشل میڈیا پر گردش کرنے والی معلومات کی بنیاد پر مدنور پولیس نے دیگلور پولیس سے رابطہ کیا، جس پر پولیس انسپکٹر** سوریموہن بولمواڑ** نے دیگلور پولیس کی کرائم ڈٹیکشن ٹیم کو فوری کارروائی کی ہدایت دی۔ کرائم ڈٹیکشن ٹیم نے خفیہ اطلاعات اور تکنیکی شواہد کی مدد سے دیگلور شہر اور اس کے اطراف میں تلاش مہم چلائی اور صرف چار گھنٹوں کے اندر اغوا شدہ بچی اور ملزم کو حراست میں لے لیا۔ بعد ازاں دونوں کو قانونی کارروائی کے لیے مدنور پولیس کے حوالے کر دیا گیا۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ** ڈاکٹر نیلابھ روہن**، سب ڈویژنل پولیس آفیسر** کرن پوپلہ گھاٹ** کی رہنمائی میں پولیس انسپکٹر** سوریموہن بولمواڑ** اور ان کی ٹیم کے اہلکار** کرن کمار واگھمارے، محمد عمران اور **شیواجی آڈوے نے کامیابی کے ساتھ انجام دی۔

شہزادی ڈیزائنر شوروم میں بھیانک آگ
لاکھوں روپے کا سامان جل کر خاکستر

ناندیڑ، 7 جولائی: (ورق تازہ نیوز) شہر کے معروف برائیڈل لیڈیز گارمنٹس شوروم شہزادی ڈیزائنر میں پیر اور منگل کی درمیانی شب تقریباً** 4 بجے** اچانک بھیانک آگ بھڑک اٹھی، جس سے شوروم میں رکھا لاکھوں روپے مالیت کا سامان جل کر خاکستر ہو گیا۔ عینی شاہدین کے مطابق آگ نے دیکھتے ہی دیکھتے پورے شوروم کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ حادثے میں تیار ملبوسات، قیمتی دلہن کے جوڑے، ڈریس میٹریل، فرنیچر اور دیگر سامان مکمل طور پر جل گیا، جس سے بھاری مالی نقصان ہوا ہے۔ آگ لگنے کی اطلاع ملتے ہی فائر بریگیڈ کی ٹیم موقع پر پہنچ گئی اور طویل جدوجہد کے بعد آگ پر قابو پا لیا، تاہم اس وقت تک شوروم میں موجود بیشتر سامان مکمل طور پر تباہ ہو چکا تھا۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق اس واقعے میں کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ہے، تاہم لاکھوں روپے کے مالی نقصان کا اندازہ لگایا جا رہا ہے۔ آگ لگنے کی اصل وجہ تا حال معلوم نہیں ہو سکی ہے۔ متعلقہ محکمہ نے واقعے کی تحقیقات شروع کر دی ہیں اور آگ لگنے کی وجوہات جاننے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

ممبئی ڈویژن میں لینڈ سلائیڈنگ
ناندیڑ۔ پنویل ایکسپریس کی سروس میں عارضی تبدیلی

ناندیڑ، 7 جولائی: ممبئی ریلوے ڈویژن میں ٹھاکروواڑی اور منکی ہل اسٹیشنوں کے درمیان لینڈ سلائیڈنگ کے باعث ریلوے ٹریفک متاثر ہوئی ہے، جس کے پیش نظر جنوبی وسطی ریلوے نے بعض ٹرینوں کی سروس میں عارضی تبدیلی کا اعلان کیا ہے۔ ریلوے انتظامیہ کے مطابق 7 جولائی 2026** کو روانہ ہونے والی 17614 حضور صاحب ناندیڑ۔ پنویل ایکسپریس** اب صرف** دونڈ (Daund) اسٹیشن تک ہی جائے گی۔ اسی طرح 8 جولائی 2026** کو چلنے والی 17613 پنویل۔ حضور صاحب ناندیڑ ایکسپریس** اپنی مقررہ روانگی پنویل کے بجائے دونڈ اسٹیشن سے شروع کرے گی۔ ریلوے انتظامیہ نے بتایا ہے کہ صورتحال پر مسلسل نظر رکھی جا رہی ہے اور ٹرینوں کی آمد و رفت جلد معمول پر لانے کے لیے ضروری اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ مسافروں سے اپیل کی گئی ہے کہ سفر سے قبل اپنی ٹرین کی تازہ ترین معلومات ریلوے ہیلپ لائن** 139، NTES* IRCTC*** یا قریبی ریلوے اسٹیشن سے حاصل کر کے ہی اپنے سفر کی منصوبہ بندی کریں۔

پنجاب میں ہیروئن اسمگلنگ کے مقدمے کا
مفرور ملزم ناندیڑ سے گرفتار

ناندیڑ، 7 جولائی:** ناندیڑ ضلع پولیس نے پنجاب پولیس کے تعاون سے ہیروئن اسمگلنگ کے ایک سنگین مقدمے میں مطلوب مفرور ملزم کو ناندیڑ سے گرفتار کر کے پنجاب پولیس کے حوالے کر دیا۔ پولیس کے مطابق** 4 جولائی 2026** کو گرودوارہ علاقے میں مشتبہ نقل و حرکت کرنے والے ایک شخص سے پوچھ گچھ کی گئی۔ اس نے اپنی شناخت** جگراج سنگھ عرف گولو گکّر سنگھ ڈھلوں (24)**، ساکن لہیا، پولیس اسٹیشن سرائے امانت خان، ضلع ترن تارن، پنجاب، کے طور پر بتائی۔ تفصیلی جانچ کے بعد معلوم ہوا کہ مذکورہ شخص** پنجاب اینٹی نارکوٹکس ٹاسک فورس (ANTF)، امرتسر** میں درج** جرم نمبر 98/2026** کے تحت ہیروئن اسمگلنگ کے مقدمے میں مطلوب مفرور ملزم ہے۔ اس کے بعد ناندیڑ پولیس نے قانونی کارروائی کرتے ہوئے اسے گرفتار کر لیا۔ ملزم کو پنجاب منتقل کرنے کے لیے پنجاب پولیس نے متعلقہ عدالت سے قانونی کارروائی مکمل کرتے ہوئے** ٹرانزٹ ریمانڈ** حاصل کیا، جس کے بعد اسے مزید تفتیش کے لیے پنجاب کی متعلقہ تحقیقاتی ایجنسی کے حوالے کر دیا گیا۔ پولیس کے مطابق مختلف ریاستوں کے درمیان باہمی تعاون کے ذریعے جرائم پیشہ عناصر کے خلاف کی گئی یہ کارروائی بین الریاستی پولیس رابطے کی ایک اہم مثال ہے۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ** ڈاکٹر نیلابھ روہن** کی رہنمائی میں مقامی کرائم برانچ کے پولیس انسپکٹر** اتل بھوسلے، سب پولیس انسپکٹر** وٹھل گھوگرے، سب انسپکٹر** ہرجیندر سنگھ چاولہ**، سب انسپکٹر** تکڑے، سب انسپکٹر** کورے اور ان کی ٹیم نے انجام دی۔

پی ایم سیٹو اسکیم ملک بھر میں نافذ ہوگی

نئی دہلی۔ 7/ جولائی۔ ایم این این۔ مرکزی حکومت نے پی ایم-سیٹو (پردھان منتری اسکلنگ اینڈ ایمپلائیبلٹی ٹرانسفارمیشن تھرو اپ گریڈڈ آئی ٹی آئیز) اسکیم کو ملک بھر کے 200 آئی ٹی آئی کلسٹروں میں نافذ کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ اس کے ساتھ ہی اڈیشہ، گجرات اور تلنگانہ میں صنعتی تربیتی اداروں (آئی ٹی آئی) کی اپ گریڈیشن کے لیے 1,237.58 کروڑ روپے کے اسٹریٹجک سرمایہ کاری منصوبوں (SIPs) کو بھی منظوری دی گئی ہے۔ وزارتِ ہنرمندی کی ترقی اور صنعت کاری کے مطابق یہ فیصلہ پی ایم-سیٹو کی قومی اسٹیئرنگ کمیٹی (این ایس سی) کے چوتھے اجلاس میں کیا گیا، جس کی صدارت وزارت کی سکریٹری دیباشری مکھرجی نے کی۔ اجلاس میں مختلف ریاستوں کے نمائندوں، صنعتی اداروں، بین الاقوامی ترقیاتی شراکت داروں اور دیگر متعلقہ فریقوں نے شرکت کی۔ کمیٹی نے پی ایم-سیٹو کو آزمائشی مرحلے سے نکال کر ملک گیر پروگرام کی شکل دینے کی منظوری دی، جس کے تحت ریاستیں اور مرکز کے زیر انتظام علاقے اپنی صنعتی تیاری اور عمل درآمد کی صلاحیت کے مطابق اس اسکیم کو نافذ کر سکیں گے۔ وزارت کے بیان میں کہا گیا کہ یہ ایک اہم فیصلہ ہے، جس کے تحت شناخت شدہ تمام 200 آئی ٹی آئی کلسٹروں میں پی ایم-سیٹو نافذ کیا جائے گا۔ قومی اسٹیئرنگ کمیٹی نے 1,237.58 کروڑ روپے مالیت کے اسٹریٹجک سرمایہ کاری منصوبوں کو بھی منظوری دی۔

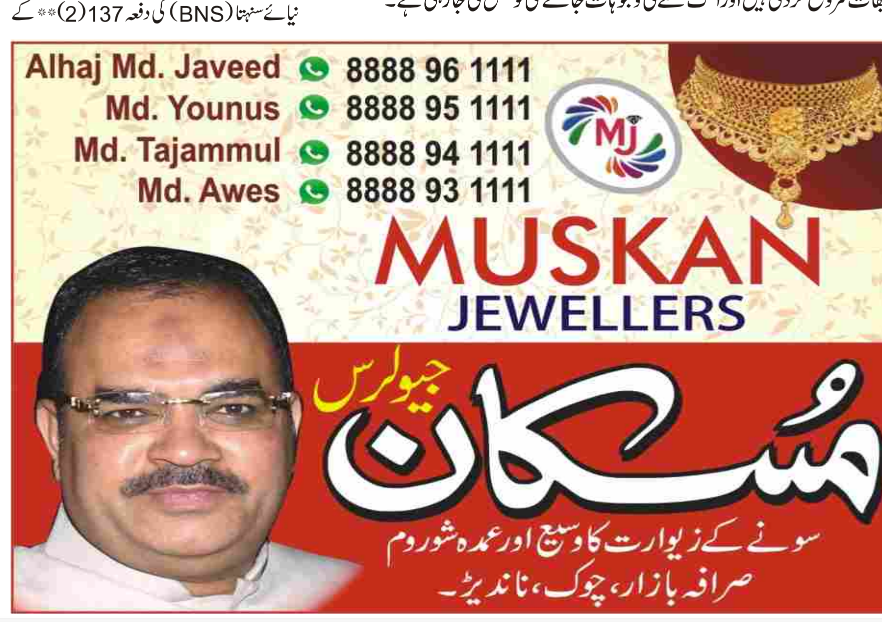

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 4-6-229، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office:Near Masjid-e- Osman Gani Mohammadia colony, Mal Tekdi Road,NANDED - کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی